عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۸ روپے

جلد: ۲۱ | ۲ تا ۸ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ بمطابق ۸ تا ۱۴ نومبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۴۴

قادیانی عزائم پر ایک نظر

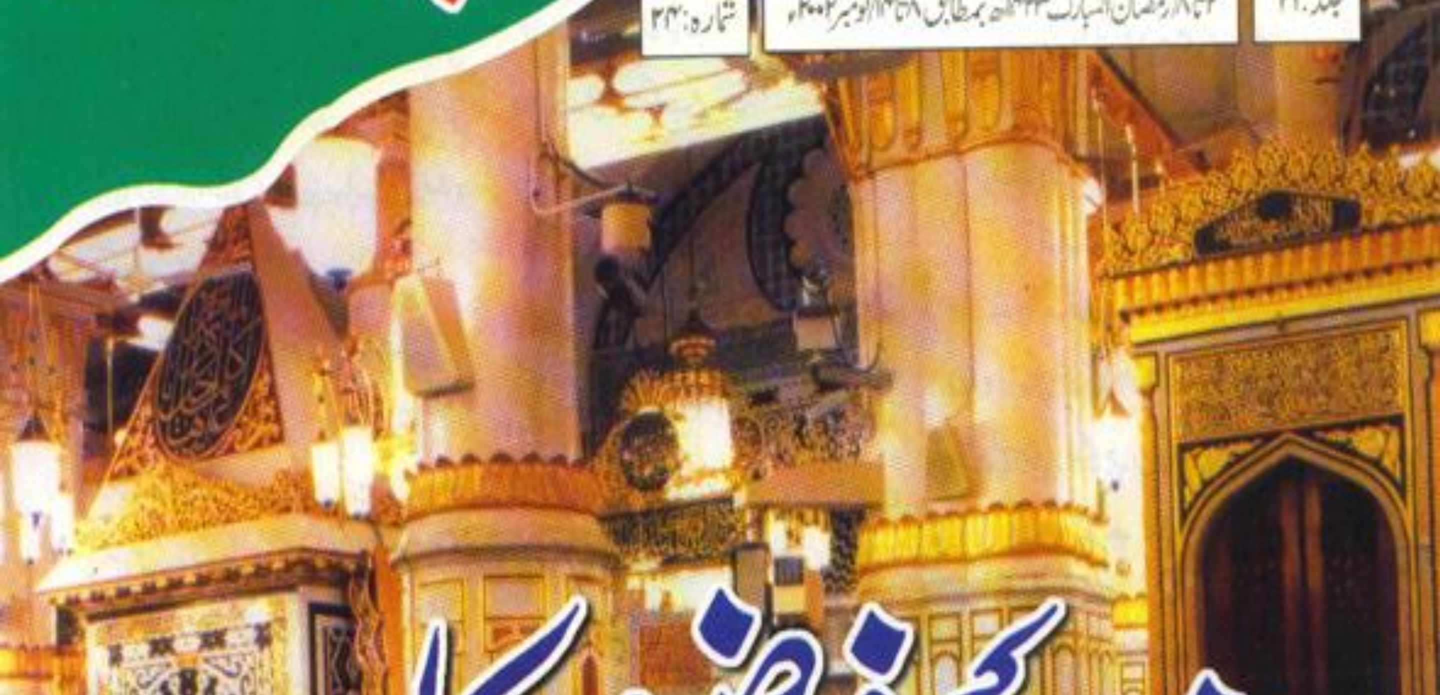

روزے کے فیوض و برکات

استقبالِ رمضان

اغراض و مقاصد صوم

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

رمضان المبارک کی افضل ترین عبادت:

س:...... رمضان المبارک میں سب سے افضل کون سی عبادت ہے؟

ج:...... رمضان المبارک میں روزہ تو فرض ہے جو اعمال رمضان میں سب سے افضل عمل ہے۔ اور چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان میں ہوا ہے اس لئے اس کی تلاوت سب سے اہم عبادت ہے اس کے علاوہ ذکراللہ اور استغفار کی کثرت ہونی چاہئے۔ صلوٰۃ التسبیح اور نماز تہجد کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان المبارک کی مسنون عبادات:

س:...... ماہ صیام میں دن اور رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی عبادتیں ایسی ہیں جن پر ہم کو عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے؟

ج:...... تراویح' تلاوت کلام پاک' تہجد اور صدقہ وخیرات کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے۔

رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کا قید ہونا:

س:...... ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور سنا ہے کہ پھر وہ رمضان کے بعد ہی رہائی پاتے ہیں اور دنیا میں نازل ہوتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ مثلاً بعض ممالک میں بعض جگہ سے پہلے رمضان ختم ہو جاتا ہے (جیسے اکثر پاکستان سے پہلے عرب ممالک میں) تو کیا پھر وہاں کی سرحدیں شیاطین کے لئے پہلے کھول دی جاتی ہیں اور پاکستان میں شیاطین ان ممالک سے دو روز بعد داخل ہوتے ہیں یا شیاطین چھوڑنے اور پابند کرنے کا کیا سسٹم ہے؟

ج:...... جہاں رمضان المبارک ہوگا وہاں سرکش شیاطین پابند سلاسل ہوں گے اور جہاں ختم ہو جائے گا وہاں پر سے یہ پابندی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس میں اشکال کیا ہے؟

روزے کی نیت کب کرے؟

س:...... رمضان المبارک کے روزے کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

ج:...... (۱) بہتر تو یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کرلی جائے۔

(۲) اگر صبح صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا' صبح صادق کے بعد ارادہ ہوا کہ روزہ رکھ ہی لینا چاہئے تو اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں تو نیت صحیح ہے۔

(۳) اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کر سکتے ہیں۔

(۴) رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے' یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔

روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں:

س:...... نفلی روزے کی نیت اور روزہ رکھنے اور افطار کی دعائیں کیا ہے؟

ج:...... نفل روزے کے لئے مطلق روزے کی نیت کافی ہے اور وہ یہ ہے:

''و بصوم غد نویت۔''

ترجمہ: ''اور میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں۔''

اور افطار کی دعا یہ ہے:

''اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت۔''

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا' اور آپ کے رزق پر افطار کیا۔''

اور روزۂ رمضان کی نیت میں یوں کہے:

''و بصوم غد نویت من شھر رمضان۔''

ترجمہ: ''اور میں کل کے رمضان کے روزے کی نیت کرتا ہوں۔''

روزہ دار کی سحری و افطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا جہاں وہ ہے:

س:...... میرے بھائی جان عرب امارات سے روزہ رکھ کر آئے اور یہاں کراچی کے وقت کے مطابق روزہ افطار کیا حالانکہ وہ علاقہ کراچی سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے کیا اس طرح انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے روزہ افطار کرلیا؟ روزہ کا افطار صحیح ہوا کہ غلط؟ اگر غلط ہوا تو کیا روزہ کی قضا ہوگی؟

ج:...... اصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور افطار کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے وقت اور افطار کرتے وقت موجود ہو پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق افطار کرنا ہوگا۔ اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً سعودی عرب گیا ہو اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ افطار کرنا ہوگا اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۲۳تا۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۹نومبر تا ۵دسمبر ۲۰۰۲ء | شمارہ:۲۴

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ 4
اغراض ومقاصد صوم 6
(علامہ سید سلیمان ندویؒ)
استقبال رمضان 11
(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
روزے کے فیوض وبرکات 14
(مفتی ولی حسن ٹونکیؒ)
قادیانی عزائم پر ایک نظر 19
(مرزا غلام)
قادیانی جماعت کے نام ایک کھلا خط 22
(مولانا مفتی محمد امتیاز)
اخبار ختم نبوت 24

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Tr
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Ka
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک میں قافلۂ ختم نبوت سے تعاون

نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی شخص آکر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے تو وہ جھوٹا ہے تم اس کو مسترد کردو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب' اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک صحابی فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مردار ہوا' جس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی۔ مسیلمہ کذاب اور سجاح نے نکاح کرکے نبوت میں اشتراک کرلیا اور مسیلمہ نے مہر میں دو نمازیں معاف کردیں۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دیا جس میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین وقراءِ عظام شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار کے لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک ہزار کے لگ بھگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا جن میں سات سو حفاظ وقراءِ کرام بھی شامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید نہیں ہوئے جتنے صرف اس ایک لڑائی میں شہید ہوئے۔ بہرحال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے امت کو آگاہ کردیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ ''ائمہ تلبیس'' کے مطابق آج تک ۲۷ کے قریب ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے کسی نہ کسی درجے میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ ان میں سے اکثر کو امت کے غیور مسلمانوں نے جہنم رسید کردیا۔ انیسویں صدی کے اواخر میں انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی' پہلے اسے مسلمانوں میں مبلغ اور مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور پھر اس کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آخرکار اس نے مہدی' مجدد' مسیح موعود' ظلی وبروزی نبی' پھر مکمل نبی اور پھر معاذ اللہ نبی سے بڑھ کر محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا۔ علمائے لدھیانہ نے ابتداہی میں اس کے غلط عقائد کی وجہ سے اس کے کفر کا فتویٰ جاری کیا' پھر دارالعلوم دیوبند سے بھی یہی فتویٰ صادر ہوا لیکن انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے یہ فتنہ بڑھتا ہی رہا۔ اس بنا پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علمائے کرام کو جمع کیا اور قادیانیت کے مکروفریب اور امت کو اس سے درپیش نقصانات سے انہیں آگاہ کیا۔ بعدازاں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کام کا ذمہ دار بنایا اور انہیں امیر شریعت کا خطاب دیا۔ پانچ سو سے زائد علمائے کرام نے امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس بات کا عزم کیا کہ وہ اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کردیں گے۔ اس طرح محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قافلہ ختم نبوت تشکیل دیا۔ اس قافلہ ختم نبوت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں کام شروع کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بریک لگ گئے۔ گاؤں گاؤں قریہ قریہ' شہر شہر اس قافلہ ختم نبوت نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں تو انگریز حکومت اور مرزا قادیانی کی ذریت غنڈہ گردی پر اتر آئی۔ پہلے قادیان میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کیا گیا' پھر جہاں جہاں قادیانی اثر ورسوخ رکھتے تھے' وہاں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا۔ قافلہ ختم نبوت کے رہنماؤں' رضاکاروں اور جاں نثاروں پر قید وبند کے دروازے کھل گئے۔ مرزا قادیانی کو جھوٹا نبی کہنا جرم بن گیا۔ قاتلانہ حملے معمول بن گئے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ شیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فداکار جان پر کھیل گئے لیکن انہوں نے عقیدہ ختم نبوت پر زد نہیں پڑنے دی۔ بہاولپور میں مقدمہ درج ہوا تو اس کی پیروی کی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر ثابت کیا۔ قادیان میں داخلہ بند ہوا تو قادیان کے باہر ساری رات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کی اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ قادیان میں دفتر کھولا' کئی دفعہ قادیانیوں نے دفتر پر حملہ کرکے توڑ پھوڑ کی اور مبلغ ختم نبوت کو زدوکوب کیا۔ حضرت مولانا محمد حیاتؒ نے جان ہتھیلی پر رکھ کر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا'

ختم نبوۃ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: ''نصف زندگی جیل میں اور نصف ریل میں گزر گئی۔'' قادیانیوں نے تحریک آزادی کے خلاف کام کیا' قیام پاکستان کی مخالفت کی' مسلمانوں کی فہرست سے الگ اپنا نام درج کرایا جس کی وجہ سے کشمیر کا الحاق پاکستان سے نہ ہو سکا لیکن ان کی ان تمام تر کوششوں کے باوجود تحریک پاکستان کامیاب ہوئی' قیام پاکستان کے بعد انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے قادیانی پاکستان کے ٹھیکیدار بن گئے۔ سر ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر ہوا' چناب نگر (سابقہ ربوہ) کی زمین حاصل کر کے قادیانیوں نے اپنا مرکز قادیان سے چناب نگر منتقل کیا۔ پاکستان میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ پر پابندی عائد ہوگئی' قادیانیوں نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک شروع کی۔ لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ کئی ہزار جاں نثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا' ایک لاکھ کے قریب علمائے کرام اور رضا کاران ختم نبوت نے جیلوں کی ہوا کھائی۔ تحریک کے نتیجے میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ قافلہ ختم نبوت نے اپنا کام جاری رکھا۔ مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد شریف جالندھری رحمہم اللہ اور سینکڑوں ختم نبوت کے مبلغ قریہ قریہ پھیل گئے اور مسلمانوں کے ایک ایک پیسہ کی امداد سے اس کام کو جاری رکھا تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ علامہ شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھوی اور دیگر علمائے کرام نے تمام سیاسی جماعتوں کو جمع کیا۔ پوری قوم متحد ہوئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو کامیابی عطا فرمائی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی شروع کی۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی' مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے ایک ایک کی منت کی' آخر کار صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا۔ آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر راتوں رات ملک سے فرار ہو کر اپنے آقاؤں کے چرنوں میں لندن جا پہنچا اور دوبارہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں شروع کیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی قادیانیوں کا تعاقب شروع کیا۔ مالی' گھانا میں قادیانی پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی ان کا تعاقب کیا۔ ہزاروں افراد قادیانیت سے تائب ہوئے۔ جنوبی افریقہ میں مقدمہ ہوا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے وہاں پہنچ گئی۔ غرض دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیت نے پنجے جمانے کی کوشش کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کی بیخ کنی کر کے اپنا فریضہ ادا کیا۔ اس وقت عیسائیت' یہودیت' قادیانیت سب اسلام دشمنی میں تیزی سے مصروف عمل ہیں۔ مسلم ممالک میں مغرب نے قادیانیت کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے بلکہ ان کی مکمل سرپرستی کی جا رہی ہے تاکہ مسلمانوں کو ختم کیا جا سکے۔ اسکولوں' رفاہی اداروں' اسپتالوں' سڑکوں کے ذریعے غریب ممالک میں لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ پاکستان کے علمائے کرام اور پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے قادیانی اور دیگر تمام لادینی قوتیں متحد ہو چکی ہیں۔ گیمبیا میں چند سال پیشتر قادیانیوں نے شرارت کر کے اس کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ گزشتہ سالوں میں پاکستان میں پیدا ہونے والے عدالتی بحرانوں میں مرزا طاہر کے بقول قادیانیوں کا ہاتھ تھا۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمان خدانخواستہ مرتد اور گمراہ ہو جائیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حیثیت نعوذ باللہ ختم ہو جائے۔ ایسے وقت میں مسلمانوں پر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر آپ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں میں شامل ہو جایئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' ناظم تبلیغ مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن)' حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی (شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن) اور دیگر علماء کرام کی جانب سے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو جائیں اور اس سے ہر قسم کا تعاون کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اخراجات کا تخمینہ کروڑوں روپے سے متجاوز ہے اور یہ مسلمانوں کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔ آگے بڑھئے اور زیادہ سے زیادہ اس میں اپنا حصہ ڈالئے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ختم نبوۃ

اغراض و مقاصد صوم

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ہم یقین کے ساتھ نہیں بتا سکتے کہ انسانی معاشرے میں روزہ کے خیال کی ابتدا کب سے ہوئی اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس کے شروع ہونے کے اسباب کیا تھے؟ روزہ کے ابتدائی حالات اسی طرح پوشیدہ ہیں جس طرح قدیم قوموں میں شریعت کی ابتداء سے ہم ناآشنا ہیں کہ کس قوم نے شریعت کے نظام کو اختیار کیا اور پھر اس نظام کو دوسروں تک پہنچایا۔ روزہ کے متعلق جس قدر نظریئے بیان کئے گئے ہیں وہ ظن وتخمین پر مبنی ہیں اور تاریخی حیثیت سے روزہ کی ابتدا ہونے کا جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ بھی عمومی قاعدہ سے دور جا پڑا ہے۔ ان سب کے باوجود روزہ انسانی عبادات میں ایک قدیم عبادت ہے۔ اس کا پھیلاؤ دنیا کی تمام قوموں میں رہا ہے۔

مجوسی' آتش پرست' مانوی' بدھ' برہمن' ستارے اور جانور پرست سب میں روزہ کا رواج رہا ہے۔ یہود' نصاریٰ اور مسلمان روزہ کی عظمت کو دین کے بڑے رکن کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ مختلف قوموں اور مختلف نظام ہائے شریعت میں روزہ کا طریقہ جداگانہ رہا ہے۔ قوموں میں حالات کی تبدیلی سے روزوں کی تعداد میں بھی کمی بیشی ہوتی رہی ہے۔ طریقۂ عمل کے لحاظ سے کسی قوم میں روزہ کی شکل یہ رہی کہ اس کے افراد روزہ کی حالت میں کھانے' پینے جنسی تعلقات اور بات چیت سے دور رہا کرتے تھے' کسی دوسرے مذہب میں ان میں سے کچھ کو اختیار کیا گیا اور باقی سے پابندی اٹھالی گئی لیکن ہر حالت میں روزہ سے مقصود یہ رہا کہ بدن اور نفس کو کچھ وقت کے لئے محبوب ترین چیزوں کے استعمال سے محروم رکھا جائے۔ بات سے رک جانے کا روزہ قدیم قوموں میں رائج تھا۔

اسپنسر اور جیلن نے اپنی تصانیف میں وسطی آسٹریلیا کے باشندوں کے حالات میں لکھا ہے کہ جب کسی عورت کا شوہر مرجاتا تھا تو اس کی بیوی سال بھر بات نہ کرنے کا روزہ رکھتی تھی۔ روزہ کا یہ طریقہ یہود میں بھی پایا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں حضرت مریمؑ کی زبان میں اس کی تعبیر یوں ہے:

"فلن اکلم الیوم انسیا۔"

(آج کسی انسان سے بات نہیں کروں گی)

کھانے اور پینے سے رک جانے کے طریقے مختلف رہے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر قسم کے کھانے اور ہر رنگ کے پینے سے رک جانے کے طریقہ کو روزہ کہتے ہیں۔ یہ طریقہ صابی' مانوی مذہب اور مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کچھ محدود اور متعین چیزوں سے نفس کو روک دیا جائے' یہ طریقہ نصاریٰ میں رائج ہے۔

روزہ رکھنے کے مختلف طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دن رات کا پورا روزہ' دوسرے دن بھر کا روزہ یا اس کے ایک حصے کا روزہ' ایک روزہ یہ ہے جو سورج ڈوبنے سے شروع ہوتا ہے اور رات بھر رہتا ہے یا رات کے کسی حصے تک رکھا جاتا ہے' کچھ روزے ایسے ہیں جو برابر کئی دنوں تک چلے جاتے ہیں' کچھ صرف ایک دن کے لئے ہوتے ہیں' کسی کا تعلق ایک رات یا اس کے کسی حصے سے ہوتا ہے' بعض روزے مسلسل ہوتے ہیں لیکن ان میں فصل آجاتا ہے' اس مدت کے فصل کے بعد پھر شروع ہوجاتے ہیں' روزہ کی ایک قسم وہ ہے جو قوم کے تمام افراد پر فرض ہے یا بعض افراد پر خاص شرط کے ساتھ فرض کردیا گیا ہے یا بعض افراد یہ روزہ مستحب کے طور پر رکھتے ہیں۔

روزہ کے اغراض و مقاصد:

مختلف مذاہب میں روزہ کے اغراض و مقاصد بدلتے رہتے ہیں۔ ہم یہاں ان میں سے چند مقاصد کا ذکر کرتے ہیں:

اوّل:......روزے زمانہ کے موسمی حالات کے پیش نظر رکھے جاتے ہیں' کسی خاص فصل یا موسم کے

ختم نبوة

آنے کے وقت یہ روزہ رکھا جاتا ہے' کسی مہینہ یا ہفتہ کو خاص کرلیا جاتا ہے یا آسمان کا ستارہ جب کسی خاص منزل کو پہنچ جاتا ہے۔ کبھی کسی اہم تاریخی واقعہ کی مناسبت سے روزہ رکھا جاتا ہے جو کسی اجتماعی حالات میں آیا ہو' تو گویا یہ روزہ ذاتی طور پر اس واقعہ کی اہمیت یا وہ حالات جو اس واقعہ سے تعلق رکھتے ہوں' مقصود ٹھہرا لئے جاتے ہیں اور ثواب کا مرتبہ دوسرے درجہ پر ہوتا ہے' جیسے رمضان شریف کا مہینہ' یہ قرآن مجید کے نزول کی تاریخ ہے۔ مسلمان اس تاریخ کو نہایت مقدس سمجھتے ہیں۔ اس طرح عیسوی ماہ کی سترہ تاریخ یہودیوں کے نزدیک مقدس ہے اور وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس دن یہودیوں کے دارالحکومت یروشلم میں انہیں شکست ہوئی تھی۔

دوم: بعض آسمانی غیر مادی تغیرات جیسے سورج گرہن یا چاند گرہن۔

سوم: کسی کی وفات کی یاد میں۔

چہارم: کسی شخص کا کسی خاص عمر تک پہنچ جانا یا زندگی کے کسی مرحلہ سے گزرنا۔

پنجم: گناہوں کے کفارہ کے لئے خواہ یہ گناہ معلوم ہوں یا معلوم نہ ہوں۔

ششم: بعض مثبت اور نفع بخش مقاصد کے حصول کے لئے' جیسے نفس کی پاکیزگی کا روزہ' چلہ کشی کا روزہ' نفس پر عکس الٰہی کا پرتو ڈالنے کے لئے یا الہامی کیفیت کو معلوم کرنے کے لئے آسمانی دنیا سے تعلق جوڑنے کے لئے یا خارق عادت چیزوں پر قدرت پانے کے لئے یا ان دیکھی طاقتوں کو زیر اثر لانے کے لئے یا بارش برسانے کے لئے یا ہوائیں چلانے کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہفتم: اجتماعی یا انفرادی نقصان یا بیماری سے دور رہنے کے لئے جیسے طوفان کا آنا یا وبا کا پھیلنا۔

ہشتم: کبھی روزہ دوسری عبادت کے لئے تمہید یا وسیلہ بنتا ہے تاکہ وہ عبادت مقبول ہو جائے یا یہ روزہ اس عبادت کا اہم جز سمجھا جاتا ہے' جیسے قربانی کے وقت کا روزہ' نذر پوری کرنے کے لئے نذر کے وقت روزہ سے ہونا' زکوٰۃ ادا کرتے وقت روزہ رکھ لینا یا صدقہ کے دینے کے وقت روزہ سے رہنا یا اعتکاف اور نماز کی ادائیگی کے وقت روزہ سے ہونا۔

ان تمام قسموں میں سب سے اہم اور زیادہ مشہور قسم جو اکثر مذاہب میں رائج ہے وہ پہلی قسم ہے۔ یہ روزہ خاص موسم میں رکھا جاتا ہے۔ ہر سال ہر مہینے یا ہفتے اس کی تکرار ہوتی ہے اس روزہ کا تعلق مقررہ تاریخ سے ہے جو کسی اجتماعی واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ مذاہب کے معتقد جنہوں نے اس قسم کو اختیار کرکے اسے اپنے دین کا جز بنا دیا وہ مسلمان' صابی' مانوی' برہمن اور یہودی ہیں۔ ہم ان مذاہب میں سے چند کے متعلق بحث کریں گے اور بتائیں گے کہ ان کی شریعت میں روزہ کی نوعیت کیا ہے؟

صابی اور مانوی مذہب: ابن ندیم نے اپنی کتاب الفہرست میں صابی مذہب کے متعلق ذکر کیا ہے کہ صابی مذہب میں بابل کے قدیم مذہبی اثرات اب تک باقی ہیں۔ اس مذہب کی اصل ستاروں کی پوجا ہے۔ صابی مذہب میں تیس دن کے روزے فرض ہیں جو آٹھ مارچ سے شروع ہوتے ہیں' اس کے علاوہ وہ نو روزے اور سات روزے رکھتے ہیں' پہلے نو روزے ۹/ دسمبر سے اور سات روزے ۸/ فروری سے شروع ہوتے ہیں' ان دو تاریخوں کے روزے ان کے نزدیک بہت زیادہ مقدس اور محترم ہیں۔ ان تیس دنوں کا روزہ چاند کے احترام کے لئے ہوتا ہے۔ نو دنوں کا روزہ الٰہ بخت کی عظمت کے نام پر رکھتے ہیں۔ ان کے اس الٰہ کے دوسرے نام زوش' احترا' جوپیٹر اور مشتری ہیں۔ سات دنوں کا روزہ سورج کے احترام کے لئے ہوتا ہے جو اس مذہب میں خیر کا دیوتا ہے۔ وہ تیس دنوں اور نو دنوں کے روزوں میں سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک ہر قسم کے کھانے' پینے سے رک جاتے ہیں اور سات دنوں کے روزوں میں صرف گوشت اور شراب کا استعمال نہیں کرتے۔

ابن ندیم نے کلدانیوں اور مانویوں کے مذہب کے متعلق لکھا ہے کہ وہ قدیم بابلی' مسیحی اور فارسی مذہب سے ماخوذ ہے' اس مذہب میں ستاروں کی عظمت کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کا پیشوا جس کی طرف یہ مذہب منسوب ہے' اس کا نام مانی بن فتق ہے۔ اس مذہب میں روزے کے اوقات مختلف ہیں۔ جب سورج قوس پر اتر آتا ہے اور چاند پورا روشن ہو جاتا ہے تو اس وقت مانوی مسلسل دو دن کا روزہ رکھتے ہیں' جب چاند کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو اس وقت بھی دو مسلسل روزے رکھتے ہیں' پھر جب چاند نکلتا ہے اور سورج دلو کی منزل پر اتر جاتا ہے اور مہینے کے آٹھ دن گزر جاتے ہیں تو اس وقت مانوی پورے تیس دنوں کا روزہ رکھتے ہیں' ان کے خواص اور محترم اشخاص پیر کے دن بھی روزہ رکھتے ہیں' اسی کے ساتھ وہ ہر مہینے سات روزے رکھتے ہیں۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ہاں ہفتہ واری' ماہواری اور سالانہ روزے ہوتے ہیں اور وہ چاند کے مہینے میں

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

پہلے دو دن کے روزے اور سات دن کے روزے رکھتے ہیں' گویا وہ سال میں چونتیس روزے رکھتے ہیں جن میں سے دو اس وقت کے ہوتے جب کہ سورج قوس پر اتر آتا اور دو اس وقت کے ہوتے جب کہ سورج جدی کی منزل پر اتر آتا ہے اور مسلسل تین روزے اس وقت رکھتے ہیں جب کہ سورج دلو کی منزل پر اتر آتا ہے۔

ابن ندیم کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مانوی مذہب کے متعلق فلوجل نے نقل کیا ہے کہ وہ اتوار کا روزہ اس بنیاد پر رکھتے تھے کہ وہ اپنے اعتقاد کے مطابق یہ یقین رکھتے تھے کہ قیامت اتوار کے دن قائم ہوگی' اس لئے ان کا اعتقاد تھا کہ اگر قیامت آ جائے تو وہ سب روزے سے ہوں لیکن لیون لگرانڈ اور وسرمارک نے کہا کہ وہ اتوار اور پیر کا روزہ چاند اور سورج کی عظمت کے لئے رکھا کرتے تھے۔ بعد کی دلیل پہلی دلیل سے زیادہ صحیح ہے' جس طرح دوسرے روز ستاروں کی گردش سے تعلق رکھتے ہیں' اسی طرح ان روزوں کا تعلق بھی ستاروں سے زیادہ قرین قیاس ہے' پھر اتوار کے روزے کو سورج سے نسبت دی گئی ہے' انہوں نے اس کا نام ایل یوس رکھا ہے' پیر کا روزہ چاند سے نسبت رکھتا ہے' جس کا نام سین ہے' ان کے یہاں منگل کا بھی روزہ تھا جسے وہ مریخ کے لئے رکھا کرتے تھے اور اس کا نام اس تھا۔ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک سورج دیوتا اور چاند دیوی بہت زیادہ محترم تھے اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم ان دو روزوں کو انہی کی طرف منسوب کر دیں۔

صابی اور مانوی مذاہب کے ماننے والے پرانے بابلی مذہب سے متاثر ہوئے جس کی بنیاد ستارہ پرستی تھی۔ نماز اور اس کے اوقات میں بھی بابلی مذہب سے تاثر قبول کیا۔ ابن ندیم نے الفہرست میں ان مذاہب کا ذکر کیا ہے کہ ان کی نمازوں کے اوقات کا تعلق سورج کی منزلوں سے بہت زیادہ گہرا ہے۔ صابی مذہب کے متعلق ابن ندیم نے لکھا ہے کہ صابی عقیدہ کے لوگوں پر دن میں تین وقت کی نماز فرض تھی' پہلی نماز سورج نکلنے سے آدھ گھنٹے پہلے یا اس سے کم مدت میں شروع ہوتی تھی اور سورج طلوع ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا وقت ختم ہو جایا کرتا تھا' اس میں نماز کی آٹھ رکعتیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہوا کرتے تھے۔ دوسری نماز سورج کے زوال کے ساتھ ختم ہو جایا کرتی تھی' اس نماز میں پانچ رکعتیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہوا کرتے تھے۔ تیسری نماز دوسری نماز کی طرح تھی اور سورج غروب ہونے کے وقت پڑھی جاتی تھی' ان اوقات کا تعلق دن کے تین پہروں سے تھا: طلوع' نصف النہار اور غروب کا وقت۔

نفل نمازیں وتر نماز کی طرح تین تھیں اور دن میں تین بار پڑھی جاتی تھیں۔ پہلی نماز دن کے دو بجے چاشت کی نماز کے مقابلہ میں تھی' دوسری نماز زوال کے بعد' یہ عصر کی نماز کے مقابلہ میں تھی' تیسری نماز رات کے تین بجے' یہ عشاء کی نماز کے مقابلہ میں تھی' ان کی کوئی نماز طہارت کے بغیر نہیں ہوا کرتی تھی۔ مانوی مذہب کے متعلق ابن ندیم نے لکھا ہے کہ ان کے عقیدہ میں چار یا سات نمازیں فرض تھیں۔ پہلی نماز زوال کے وقت' دوسری نماز زوال اور سورج غروب ہونے کے درمیان' پھر سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز' اس کے تین گھنٹے کے بعد عشاء کی نماز۔

ابن ندیم نے وضاحت کی ہے کہ یہ تمام نمازیں ستاروں کی تقدیس اور سورج کی عظمت کے لئے پڑھی جاتی تھیں۔ نمازی پانی سے یا کسی دوسری چیز سے مسح کر کے سورج کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا اور پھر سجدہ کرتا تھا۔ سجدہ میں وہ یہ کلمات دہراتا تھا:

''ہمیں ہدایت دینے والے
فارقلیط مبارک اور اس کی فوج نیرون کی
تسبیح کرتا ہوں۔''

وہ سجدہ کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جاتا اور دوسرے سجدہ میں یہ کلمات کہتا:

''اے روشنی کے اصل اور سراپا نورا!
تیری تسبیح کرتا ہوں۔''

روزہ ہندو مذہب میں: برہمن اور بدھ مذہب کے روزے سورج اور چاند کی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ برہمنوں میں جوگی خزاں اور بہار کے شروع موسم میں روزہ رکھتے ہیں۔ چھتری سردی اور گرمی کے شروع موسم کے علاوہ چاند کے ہر ماہ کے شروع کے دو دنوں میں اور چودھویں تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان کی مقدس کتاب ''وید'' میں ہے کہ وہ سورج گرہن کے وقت کھانے پینے' جنسی تعلق اور نماز سے رک جاتے ہیں۔ یہ عمل ان کے نچلے طبقہ میں پایا جاتا ہے لیکن برہمن جوگی اور چھتری صرف اتنے واجب پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے علاوہ گھر میں کھانے کی جتنی قسمیں ہو سکتی ہیں ان سب سے رک جاتے ہیں۔ سورج گرہن کے وقت جن برتنوں میں صدقہ کرتے ہیں انہیں توڑ ڈالتے ہیں۔

ان کی شریعت برہمن کے تیرہ پجاریوں پر روزہ کی حالت میں اس امر کو فرض کر دیتی ہے کہ سورج

ختم نبوة

کے ڈوبنے کے وقت سے شفق کے غائب ہونے تک کھانے' پینے' نینداور سفر کرنے سے باز رہیں اور ہندو مذہب میں جس قدر فرقے ہیں ان سب کی اصل سورج کی تقدیس پر ہے۔ اس مذہب کے روزہ دار سورج غروب ہونے سے اس کے نکلنے تک کھانے' پینے سے پرہیز کرتے ہیں اور پھر اس وقت روزہ توڑتے ہیں جب پورا سورج آسمان پر روشن ہوجاتا ہے۔ اگر آسمان پر بادل ہوں اور سورج ان کے پیچھے چھپ جائے تو وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ پوری آب وتاب کے ساتھ چمکنے لگے' اس سلسلہ میں عجیب بات یہ ہے کہ یہی طریقہ شمالی امریکہ کے سنا نیوگ قبائل میں بھی رائج ہے۔

بدھ مذہب میں چاند کے مہینے کے حساب سے ان چار دن کے روزے رکھے جاتے ہیں: چاند کی پہلی تاریخ' نویں تاریخ' پندرھویں تاریخ اور بائیسویں تاریخ۔ یہ روزے سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک رکھے جاتے ہیں' وہ ان چار دنوں میں پورا آرام کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک افطاری کی تیاری حرام ہے۔ وہ کھانے کا انتظام سورج نکلنے سے پہلے کرتے ہیں۔

روزہ یہودی مذہب میں: یہودی مذہب میں روزہ کی قسمیں بے شمار ہیں' یہودیوں کا سب سے اہم روزہ عیسوی ماہ کی دسویں تاریخ کا روزہ ہے جسے وہ کفار کے دن کا روزہ کہتے ہیں۔ یہ روزہ یہودیوں پر اپنے گناہوں سے معافی کے تعلق سے فرض کیا گیا ہے۔ یہودی پرانے زمانہ میں ہفتہ کے دن اور ہر چاند کے ماہ کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھا کرتے تھے' وہ ان دنوں میں کوئی کام نہیں کیا کرتے تھے' اس کے بعد روزہ کا حکم ختم ہوگیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ ان دنوں میں صرف کام نہ کریں۔ ان دنوں میں روزہ سے معافی اس واقعہ کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ پہلے زمانہ میں ان دنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے کیونکہ منسوخی کا حکم اس وقت صادر کیا جاتا ہے جب اس حکم پر پہلے سے عمل کیا جارہا ہو۔ ان دودنوں کے روزوں کو چاند کی حرکتوں سے گہرا تعلق ہے۔ میں نے پہلے روزہ کے متعلق کافی وضاحت کی ہے لیکن ہفتہ کا روزہ اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ہفتہ کا آخری روز ''سینچر'' ان کے عہد قدیم میں چاند کے اپنی منزلوں میں داخل ہونے سے تعلق رکھتا تھا' چنانچہ ان کے آسمانی اوقات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصہ چاند کی چار منزلوں میں سے ایک منزل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہودیوں کا یہ روزہ ایک حیثیت سے بدھ مذہب کے چار روزوں سے مطابقت رکھتا ہے جسے وہ مہینہ میں چار مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہودیوں میں سے کچھ یہودی ساتویں مہینہ کے پہلے دن روزہ رکھتے تھے اور عوام ان کے لئے کھانا تیار کرکے بھیجا کرتے تھے۔ یہودی ساتویں مہینہ کی چوبیں تاریخ کو بھی روزہ رکھا کرتے تھے اور اس دن کے روزہ کو ایک تقریب کی شکل میں مناتے تھے۔ بنی اسرائیل اس دن اپنے تمام بدن پر راکھ مل لیا کرتے تھے۔

جب یہودیوں کو بابل جلاوطن کردیا گیا تو وہ اپنے تاریخی واقعات کے حوالے سے کئی روزے رکھا کرتے تھے اور ہر روزہ کو اس کی تاریخ سے نسبت دیا کرتے تھے۔ ان کے روزوں میں سے چوتھا روزہ جولائی کی سترہ تاریخ کو پڑتا ہے' اس تاریخ کو یروشلم یعنی ''بیت المقدس'' برباد کردیا گیا اور ''ہیکل'' ڈھادیا گیا۔ چھٹا روزہ ''استیر'' کا ہے جو مارچ کی تیرہ تاریخ کو پڑتا ہے' یہ روزہ ''ہامان'' اور ''استیر'' کے واقعہ کی مناسبت سے رکھا جاتا ہے۔ ''ہامان'' فارس کے کسی بادشاہ کا وزیر تھا' اس نے یہودیوں کو ہلاک کرنے کی ٹھانی لیکن بادشاہ کی ملکہ ''استیر'' کو اس سازش کا علم ہوگیا۔ ہامان کی تدبیر ناکام رہی۔ یہ ہامان' فرعون کے وزیر کے علاوہ کوئی دوسرا ہامان ہے۔ ساتواں روزہ تمبر کی تیسری تاریخ کا ہے۔ اس تاریخ کو یہودیوں کے آخری سربراہ ''جدلین'' قید کے بعد قتل کردیئے گئے تھے۔ دسواں روزہ وہ ہے جو یروشلم پر حصار ڈالنے کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہودی یہ روزہ جنوری کی دس تاریخ کو رکھتے ہیں' اس کے علاوہ یہودی کئی مستحب روزے رکھتے ہیں جن کا تعلق ان کے بزرگوں کی وفات کے دن سے ہے' جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت ہارون علیہ السلام یا وہ شہداء جو دین کی خدمت میں شہید ہوئے' اس طرح ان کے روزوں کی کل تعداد پچیس تک پہنچ جاتی ہے۔

اسلام میں روزہ کا تصور

اسلام نے لوٹ کر آنے والے روزوں کی کئی قسمیں کی ہیں' کچھ روزے سال میں ایک مرتبہ رکھے جاتے ہیں' کچھ روزے مہینہ میں ایک مرتبہ رکھے جاتے ہیں اور کچھ روزے ہر ہفتہ رکھے جاتے ہیں' ان اقسام میں جو روزہ رمضان میں رکھا جاتا ہے' وہ روزہ فرض ہے' ہر ہفتہ' پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا جاتا ہے' یہ روزہ مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پیر اور جمعرات کے دن روزہ سے ہوتے تھے' ماہ رجب کے ابتدائی تین دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے' تین دنوں کا روزہ مقید نہیں ہے بلکہ اس

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

مہینے میں زیادہ روزے رکھنا بھی مستحب ہے' ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو اور اس ماہ کے دوسرے روزے رکھنا مستحب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کی طرح کسی دوسرے مہینہ میں زیادہ روزے رکھے ہوں۔

ماہ شوال کے چھ روزے جو شوال کی دوسری تاریخ سے شروع ہوتے ہیں' مستحب ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ ماہ شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لئے' ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو جو یوم عرفہ ہے اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حج میں نہ ہوں۔ محرم کے مہینہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے روزے کے بعد کون سے روزے افضل ہیں۔ انہوں نے کہا: وہ مہینہ جسے تم محرم کے نام سے پکارتے ہو۔ ہر چاند کے ماہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ مستحب ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم ہر مہینہ کے ایام بیض کے تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھیں۔ آپ نے فرمایا: ان دنوں کے روزے سال بھر کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔ ان دنوں کو ایام بیض اس لئے کہتے ہیں کہ ان دنوں میں چاند پورا روشن ہوجاتا ہے۔ اسی طرح ماہ محرم کی نویں' دسویں اور گیارہویں تاریخ کا روزہ مستحب ہے۔

روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کو مدینہ منورہ میں دیکھا کہ وہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا: ہم یہ روزہ اس دن کی یاد میں رکھتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے فریب سے نجات دی تھی اور ان کے لئے مصر سے ہجرت کو آسان کردیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق کے زیادہ سزاوار ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس روزہ سے روزہ دار کے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کردیں گے۔ آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہودیوں کی مخالفت فرماتے تھے' اس لئے آپ نے فرمایا: دسویں تاریخ کے ساتھ نویں تاریخ کا روزہ بھی شامل کرلیا جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! یہ وہ روزہ ہے جس کی یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ آئندہ ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ آئندہ سال نہیں آیا کیونکہ دوسرے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے عاشورہ سے ایک دن قبل اور ایک دن بعد مباح فرمایا تھا تاکہ یہود کی پوری مخالفت ہوجائے۔ علامہ ابن قیم نے عاشورہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہیں' ان کے متعلق یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اول بہتر یہ ہے کہ عاشورہ سے قبل اور بعد کا روزہ رکھ لیا جائے' دوسری صورت میں نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے' تیسری صورت یہ ہے کہ محرم کے پورے دس روزے رکھے جائیں۔

یہود کے روزوں کے اوقات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے عاشورہ کا روزہ ہمیشہ دسویں محرم کو نہیں پڑتا تھا' صرف اس سال اس روزہ کا وقوع دسویں محرم کو ہوگیا تھا' جس کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے کیونکہ یہودی جنتری کا تعلق عیسوی جنتری سے ہے جو اسلامی جنتری سے مختلف ہے۔ عاشورہ کے روزہ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ عاشورہ کا روزہ جاہلی عرب سے تعلق رکھتا ہے اور یہود کے روزہ سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: عاشورہ کے دن قریش جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہاں بھی یہ روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی اس روزہ کا حکم فرمایا۔ جب رمضان شریف کا روزہ فرض ہوا تو آپ نے فرمایا: جو چاہے اس تاریخ کا روزہ رکھے یا اسے ترک کردے۔

مسلمانوں کے کچھ فرقوں نے روزہ کی کچھ قسموں کو اجتماعی حالات کے ساتھ وابستہ کردیا ہے۔ وہ ان دنوں انہی حالات کی مناسبت سے واقعات کی یاد میں روزہ رکھتے ہیں۔ مسلمان فقہاء کے نزدیک

باقی صفحہ 13 پر

ختم نبوۃ

استقبالِ رمضان

میرے دوستو! تمہیں نیا رمضان مبارک اور خدا کی طرف سے تم پر پاک و بابرکت سلام! تمہاری یہ فرمائش گویا میری دلی خواہش ہے' پتہ نہیں کیوں خود میرا جی کچھ بات کرنے کو چاہ رہا تھا اور ایک تقاضہ تھا جو مجھے بات کرنے پر مجبور کر رہا تھا اور میں محسوس کرتا ہوں کہ تمہارے تجویز کردہ عنوان سے بہتر اور محبوب عنوان گفتگو میرے لئے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

سن ہجری کے دوسرے سال میں میرا آنا پہلے سالوں سے یکسر مختلف تھا' پہلے میں سال کے دوسرے مہینوں کی طرح ایک مہینہ تھا' اپنے دوسرے بھائیوں اور رفیقوں سے کسی قسم کا امتیاز مجھے حاصل نہیں تھا' نہ کوئی خاص بات میرے اندر تھی' نہ کسی پیغام کا میں حامل تھا اور نہ دینی ارکان میں سے کوئی رکن مجھ سے متعلق تھا' رجب' ذی القعدہ' ذوالحجہ اور محرم پر مجھے حسد...... استغفراللہ ...... رشک ہوتا تھا کیونکہ یہ : ''اشھر حرم'' (محترم مہینے) تھے اور اس میں سے ذی الحجہ پر مجھے اور خاص وجہ سے رشک آتا تھا' وہ یہ کہ وہ حج کا مہینہ تھا...... مجھے وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ مجھے بھی اتنا بڑا اعزاز بخشا جائے گا اور روزہ جیسے اہم اور مقدس پیغام کا مجھے حامل بنایا جائے گا' لیکن یہ اللہ کا فضل ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے' بہرحال اب سنئے:

مسلمانوں نے شعبان سے میرا انتظار کرنا شروع کیا' انہوں نے شعبان کا بھی ایک مقدمۃ الجیش اور میرے مبشر کی حیثیت سے استقبال کیا' شعبان ہی میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپؐ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

''اے لوگو! رمضان کا مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ بڑا عظیم الشان مہینہ ہے' اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کے قیام (تراویح) کو نفلی عبادت ٹھہرایا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں ایک نفلی نیکی کرے گا' اس کا ثواب اور دنوں کے فرض کے برابر ہوگا اور جو کوئی ایک فرض ادا کرے گا اس کا ثواب اور دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا۔ یہ ماہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے' یہ غمخواری وغمگساری کا مہینہ ہے۔ اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔''

تمام لوگ میرا چاند دیکھنے کے لئے بلند ٹیلوں اور مکانوں پر چڑھ گئے' غروب آفتاب کے بعد مدینہ میں کوئی شخص ایسا نظر نہ آتا تھا جو آسمان کی طرف نظر اٹھائے میری جستجو نہ کر رہا ہو' ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ سب سے پہلے وہ میری آمد کا مژدہ سنائے۔

پروردگار عالم نے ارادہ فرمایا کہ مجھے اب مزید تاخیر نہ ہو' لہٰذا اس کی طرف سے حکم طلوع ہوا اور مدینہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی' لوگوں کی زبانوں پر ایک نغمہ مسرت جاری ہوا۔

سامعین کرام! مجھے اس کہنے میں معاف رکھیں کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کو میری آمد سے جو مسرت ہوئی تھی...... حالانکہ میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے صبر و جہاد کا مہینہ تھا...... وہ اس مسرت سے بڑھ کر ہوتی تھی جو آج آپ کو عید کا چاند دیکھ کر ہوتی ہے...... میں اس کے اسباب میں نہیں جاؤں گا کیونکہ یہ ایک طویل بات ہے' اور ویسے بھی آپ کو کڑوی لگے گی۔

میری آمد سے مدینہ کے لوگوں میں ایک نئی

ختم نبوۃ

زندگی اور ایک نیا نشاط عبادت ابھر آیا' یہ لوگ عشاء کے بعد ایک ایک' دو دو اور ٹکڑیاں ٹکڑیاں ہوکر نوافل میں مشغول ہوگئے' قرآن کی تلاوت کرتے اور نمازیں پڑھتے رہتے' یہاں تک کہ جب رات آخر ہوئی اور سحر قریب ہوئی تو رات کی باسی روٹی یا کھجور اور پانی میں سے جس کو جو میسر آیا اس نے اس سے سحر کھائی' پھر مساجد کی راہ لی اور نماز فجر ادا کی۔

یہی وہ مقام ہے جہاں وہ لوگ آج کل کے روزہ داروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں' آج اگر آپ میں سے کوئی رات کو تھوڑی دیر عبادت کر لیتا ہے اور پھر روزہ کی نیت کر لیتا ہے تو وہ اپنا حق سمجھتا ہے کہ دن میں جتنا چاہے سوئے' چنانچہ آج شہر میں بہت کم ایسے روزہ دار ملیں گے جو سوتے یا اونگھتے نظر نہ آتے ہوں' رات کو خواہ کتنا ہی تھوڑا قیام کریں مگر اس کے بدلے میں دن کا ایک خاصا حصہ ضرور نیند کی نذر کر دیا جاتا ہے۔

اس کے برعکس صحابہ و تابعین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا حال یہ تھا کہ رات کا قیام ان کے دن کے نشاط میں کوئی فرق نہیں ڈالتا تھا' وہ رمضان میں عبادت بھی کرتے تھے اور مشقت حیات بھی برداشت کرتے تھے اور کبھی تو روزے کی حالت میں جہاد بھی کرتے تھے' ان کے زمانہ میں رمضان اشیاء کی طبائع نہیں بدلتا تھا اور نہ دن کو رات بناتا تھا' وہ الٹے ان میں قوت اور نشاط کا ر بڑھا دیتا تھا اور کوئی وہ نیکی جس کو لوگ پہلے سے کرتے تھے' رمضان المبارک کی آمد سے منقطع نہیں ہوتی تھی' میں آ کر اہل مدینہ کے اخلاق میں کوئی فرق نہیں پاتا' مثلاً انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد سے غیبت' فحش کلامی اور بدگوئی سے زندگی بھر کا روزہ رکھ لیا تھا' تو وہ روزوں میں بھی پاک زبان' پاک نفس اور پاک باطن رہتے تھے' ہاں اگر فرق ہوتا تھا تو یہ ہوتا تھا کہ وہ ان دنوں میں جائز غصہ کو بھی ضبط کرتے تھے۔ اگر ان میں سے کسی کو کوئی شخص گالی دیتا یا لڑنے کی باتیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ:

"میں روزہ دار ہوں۔"

میری آمد پر وہ لوگ نیکی اور غمخواری کے بے حد حریص ہوگئے' یوں سمجھئے کہ ہوا سے مقابلہ کرتے تھے' ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تھا:

"جب رمضان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور خیر میں آندھی سے بھی تیز رفتار ہو جاتے تھے۔"

روزہ دار کو افطار کرانے' غلاموں کو آزاد کرنے' ستم رسیدوں کی امداد کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے' چنانچہ اسی وجہ سے فقراء و مساکین میری آمد کے منتظر رہتے تھے۔

لوگوں نے اپنے مشاغل میں روزہ گزارا' لیکن اللہ سے غافل نہیں ہوئے اور نہ بیع و تجارت نے ان کو اللہ کی یاد اور جماعت کی (نمازوں میں) حاضری سے غافل کیا' شام کو گھر لوٹے اور ذکر و تلاوت میں مشغول ہوگئے۔ مساجد کا حال اس وقت یہ ہو جاتا تھا کہ اگر تم جاؤ تو ذکر کی بھنبھناہٹ کے سوا کوئی آواز نہ سن پاؤ۔

آفتاب غروب ہوا' مؤذن نے اذان دی اور میں نے دیکھا کہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوہارے اور کچھ پانی سے افطار فرمایا اور پھر اس پر اتنا شکر کہ انواع واقسام کی افطاریوں پر بھی لوگوں کو یہ مقام شکر نصیب نہیں ہوسکتا۔ سنئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں:

"تشنگی دور ہوئی' رگیں تر ہوئیں
اور اللہ نے چاہا تو اجر واجب ہوگیا۔"

آپ کے اصحاب نے بھی اسی طرح چند کھجوروں اور پانی کے چند گھونٹوں سے روزہ کھولا اور اللہ کی حمد کی' پھر نماز پڑھی اور جو کچھ اللہ نے عنایت فرمایا' صرف بقدر ضرورت کھا لیا' نہ اس میں اسراف ہوتا تھا اور نہ ناک تک پیٹ بھرتا تھا۔

مہینہ بھر ان کا یہی معمول رہتا تھا' نہ اس میں کوئی فرق آتا اور نہ وہ اس سے اکتاتے اور برداشتہ خاطر ہوتے' بلکہ ہر دن نشاط کی ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی اور عبادت و نیکی کی حرص بڑھتی تھی' گویا روزوں سے ان کی روح کو غذا ملتی تھی' اور مہینے کے آخر میں ان کی قوت اور نشاط پہلے سے بھی بڑھا ہوا نظر آتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک مسلسل نشاط اور ذوق عمل سے مخمور رہتے تھے' یہاں تک کہ جب آخری عشرہ آتا تو بالکل ہی کمر کس لیتے تھے' رات عبادت میں گزارتے اور اہل خانہ کو بھی جگاتے اور پھر اعتکاف فرمالیتے تھے۔

میں جب اس دور سعادت کے روزہ

داروں کا بعد کے روزہ داروں سے مقابلہ کرتا ہوں تو صورت وشکل میں تو کوئی فرق نظر نہیں آتا بلکہ بعض بعد والے زیادہ نفل پڑھتے اور زیادہ وقت تلاوت کرتے نظر آتے ہیں' مگر خشوع و اخلاص اور ایمان واحتساب کی کیفیات میں کھلا فرق محسوس کرتا ہوں' اگر سابقین کی ایک رکعت کا وزن کیا جائے تو بعد والوں کی بہت سی رکعتوں پر بھاری نکلے گی کیونکہ وہ اپنے ایمان واحتساب میں بھاری تھے۔

دوسرا فرق جو میں بتلاسکتا ہوں' وہ یہ ہے کہ ان پر روزہ اپنے گہرے اخلاقی اور نفسیاتی اثرات چھوڑ کر جاتا تھا' یوں کہئے کہ ان کی طبیعتوں پر روزہ کی ایک نہ مٹنے والی چھاپ پڑ جاتی تھی اور اگلے سال جب میں پھر لوٹ کر آتا تو ان میں وہی عفت' وہی تقویٰ' وہی صدق و امانت' وہی رقت' وہی کریم النفسی' وہی حرص طاعت' وہی لذات نفس سے نفرت' وہی آخرت کی فکر اور وہی دنیا سے بے رغبتی پاتا۔ الغرض ہر دوسری مرتبہ وہ مجھے پہلے سے زیادہ پاک باطن اور صاف دل ملتے تھے۔

قصہ مختصر' جب میرا وقت ختم ہوگیا اور روانگی کا دن آیا تو انہوں نے مجھے ایک بہت ہی پیارے دوست کی طرح رخصت کیا' آنسو کسی طرح تھمتے نہ تھے اور آہیں قرار نہ پاتی تھیں' لبوں پر یہ دعا تھی کہ خدایا! یہ ملاقات آخری نہ ہو' یہ دن اس کے بعد بھی بار بار آئیں۔

یہ ہے خیر القرون میں میرے استقبال کی ایک ہلکی سی تصویر!

☆☆..................☆☆

بقیہ اغراض ومقاصد صوم

نبی' شہید اور کسی نیک شخص کی یاد میں کسی قسم کا روزہ نہ واجب ہے اور نہ ہی مستحب۔

اسلامی روزوں سے ہٹ کر وہ روزے جو تکرار کے ساتھ آتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں' پہلی قسم کا تعلق اجتماعی حالات سے ہے جبکہ دوسری قسم کا تعلق موسمی حالات سے ہے لیکن وہ قسم جس کا تعلق اجتماعی حالات سے ہے وہ روزوں کی اہم قسم ہے' ان کی اہمیت زیادہ ہے اور یہ روزے تعداد میں زیادہ ہیں' اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان روزوں کا تعلق زندگی کے اہم واقعات سے ہے۔ ان روزوں سے ذہن میں گزشتہ واقعات کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ یہ روزے اکثر آسمانی مذاہب میں پائے جاتے ہیں' اگرچہ ان روزوں کی شرعی حکمت واقعات کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے' تاہم ان روزوں کو متعلقہ واقعات سے منسوب کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کے روزے جن کا تعلق موسمی حالات سے ہے' اصحاب علم نے ان روزوں کے اسباب میں مختلف آراء کا تذکرہ کیا ہے۔ کسی نے اسے ستارہ پرستی کے مظاہر سے وابستہ کیا ہے اور کسی نے چاند وسورج کو عظمت کا نشان تسلیم کرکے روزوں سے ان کا عقیدت کا رشتہ جوڑ دیا ہے۔

انسانی فکر وخیال میں روزوں کی اس شکل کا ابتدائی نقطہ یوں رونما ہوا کہ انسان نے جب کائنات پر نظر ڈالی تو اسے بہت سی چیزیں اپنے سے زیادہ قوی نظر آئیں جن کے سامنے اسے اپنی کمزوری کا احساس کرنا پڑا' پھر اسی احساس کے پیش نظر انسان نے روزے کے مختلف ڈھنگ اختیار کئے جن میں تزکیہ نفس کم اور جسمانی ریاضت کا تصور زیادہ تھا۔

☆☆..........☆☆

۷۵ افراد کا قبول اسلام

گھارو (پ ر) گزشتہ دنوں گھارو میں نیو مسلم سیٹلمنٹ ویلفیئر سوسائٹی اور پاکستان اسلامک مشن سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں ۷۵ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا' جن میں ۳۳ خواتین بھی شامل تھیں' جن کا تعلق بھیل قبیلے سے تھا اس موقع پر ان نومسلموں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا۔ مقررین نے مختلف اسلامی موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ تمام نومسلموں کے اسلامی نام رکھے گئے۔ تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ نیو سیٹلمنٹ ویلفیئر سوسائٹی کے جنرل سیکریٹری کے مطابق اب تک سات سو سے زائد غیر مسلم مشرف باسلام ہوچکے ہیں۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی

ختم نبوۃ

روزے کے فیوض و برکات

تاریخ انسانی کے دو دن یادگار دن ہیں' ایک تو وہ دن جس میں یتیم عبداللہ' جگر گوشہ آمنہ' شاہ حرم' فرماں روائے عالم' حضرت محمد ﷺ عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف لائے' آپ کی تشریف آوری کا دن اس عالم رنگ و بو کی سعادت بختی کا دن تھا' آپ کی آمد سے دنیا میں توحید کا غلغلہ اٹھا' چمنستان سعادت میں بہار آئی' آفتاب ہدایت کی شعاعیں اکناف عالم میں پھیل گئیں' اخلاق انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا' انسانیت قعر ذلت سے نکل کر بام عروج پر پہنچ گئی۔

دوسرا یادگار دن وہ ہے جس میں گم گشتہ راہ انسان کی ہدایت کے لئے ایک نسخہ کیمیا نازل فرمایا گیا' اس نسخہ کیمیا نے روحانی طور پر پہاڑوں کی طرح جمے ہوئے لوگوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا' قلوب بنی آدم کی زمینوں کو پھاڑ کر معرفت الٰہی کے چشمے جاری کردیئے' وصول الی اللہ کے راستے برسوں کی جگہ منٹوں میں طے کروا دیئے' مردہ قوموں اور دلوں میں ابدی زندگی کی روح پھونک دی۔

خود ساختہ رسوم و قیود میں جکڑی ہوئی انسانیت کراہ رہی تھی' قرآن ہی نے اس کو کرامت انسانی کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا اور رسوم و قیود کی زنجیریں کاٹ کر اس کو آزاد فضا میں سانس لینے کا موقع دیا' اس کو بلند نگہی عطا کی' اس کو بتلایا کہ اس کائنات میں تو سب سے اشرف ہے' تیرے ہی لئے یہ کارخانۂ ہستی وجود میں لایا گیا ہے' اس نے ماہ و خورشید کو ایک دوسری نگاہ سے دیکھا' آج انسان جو ستاروں پر کمندیں ڈال رہا ہے اور فضا میں آزاد گھوم رہا ہے' یہ قرآن کریم ہی کی وسعت نظر کا فیض ہے' قرآن کریم کی معجز نمائیوں کی داستان بڑی طویل ہے' ہم تو اس مختصر صحبت میں رمضان اور قرآن کا باہمی تعلق اپنی بساط کے موافق بتلانے کی کوشش کریں گے۔ ارشاد ہے:

مفتی ولی حسن ٹونکیؒ

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا' جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔'' (البقرہ)

اس آیت نے واضح طور پر بتلا دیا کہ رمضان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس ماہ مبارک میں قرآن کریم نازل ہوا اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ صرف قرآن حکیم ہی نہیں بلکہ انسانی ہدایت کے لئے جو کچھ بھی آسمان سے نازل ہوا' اس کے لئے حق تعالیٰ نے اسی مہینہ کا انتخاب فرمایا ہے۔

بروایت حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو صحف ابراہیم' چھٹی کو توریت' تیرھویں کو انجیل اور چوبیسویں کو قرآن کریم نازل ہوا۔ (البحر المحیط)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں صحف ابراہیم کے لئے تیسری اور انجیل کے لئے اٹھارہویں تاریخ مروی ہے۔ ابو حیان رحمہ اللہ نے دونوں روایتوں کو اس طرح جمع کیا ہے کہ حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ابتدائے نزول مذکور ہے اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں انتہائے نزول' غرض نہ صرف قرآن کریم بلکہ دیگر تمام کتب سماویہ کا نزول بھی اسی بابرکت مہینہ میں ہوا۔

رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے چار قول نقل کئے ہیں' ہم صرف دو پر اکتفا کرتے ہیں۔ خلیل بن احمد نحوی نے کہا کہ یہ ''رمضا'' سے بنا ہے۔ ''رمضا'' وہ بارش ہے جو موسم خریف سے پہلے ہوتی ہے اور زمین کو غبار سے پاک و صاف کردیتی ہے' اسی طرح رمضان کا بابرکت مہینہ جسم و روح کو پاک وصاف

کر دیتا ... بعض نے کہا کہ رمضان اصل میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اسی پر اس مہینہ کا نام رکھا گیا' مطلب یہ کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے گناہ گاروں کے گناہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں' اسی طرح اس مہینہ کی برکتوں کی وجہ سے گناہ گاروں کے گناہ جل جاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر)

جس طرح بعض موسموں کو بعض چیزوں سے مناسبت ہوتی ہے' جب وہ موسم آتا ہے تو ان چیزوں میں فراوانی نظر آتی ہے' بہار کا موسم جب آتا ہے تو ہر طرف روئیدگی ہی روئیدگی نظر آتی ہے' حدنگاہ تک سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے' وہ درخت جو کل تک خزاں رسیدہ تھے' بہار کا موسم آتے ہی سبز جوڑا پہن کر جوان ہو جاتے ہیں' زمین جو آفتاب کی تمازت سے جل کر اپنی صلاحیت کھو بیٹھتی ہے' بہار کا موسم شروع ہوتے ہی اس میں صلاحیت عود کر آتی ہے' دانے بکھیر دیجئے' چند دن میں سرسبز وشاداب پودے نظر آئیں گے۔

رمضان کا مہینہ بھی اللہ تعالیٰ کی جود وسخا کا مہینہ ہے' اس مہینہ میں اس کی جود وسخا بارش کی طرح برستی ہے اور برستی رہی ہے' جود وسخا کی یہ بارش پچھلی امتوں پر بھی برسی اور امت محمدیہ پر تو اس طرح برسی کہ جل تھل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی صفت ''ربوبیت'' اس مقدس مہینہ میں پوری طرح جلوہ فگن ہے' صفت ربوبیت کا مظہر قرآن کریم ہے' امام رازی اپنے دقیق پیرایہ بیان میں رمضان کی عبادت روزہ اور قرآن کا ربط اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کو خاص شرف سے نوازا ہے اور اپنی ربوبیت کا پوری طرح اظہار فرمایا ہے' اس طرح کہ اس میں قرآن کریم نازل فرمایا' اس لئے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اس مہینہ کو روزہ کی اہم عبادت سے فروزاں رکھیں' ربوبیت کا شکر عبودیت ہی سے ہو سکتا تھا۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے انوار حمدیہ ہر وقت اور ہر ساعت جلوہ افروز ہیں' جن میں نہ کوئی خفا ہے' نہ کوئی حجاب لیکن ارواح انسانی میں انوار کی تجلی سے علائق بشری مانع تھیں' ان علائق بشری کو کمزور اور ضعیف کرنے کے لئے روزہ کی عبادت فرض کی تاکہ ارواح انسانی انوار صمدانی کو جذب کر سکیں۔'' (تفسیر کبیر)

اس مبارک مہینہ کی تجلیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باد بہاری سے بھی زیادہ سخی بنا دیتی تھیں' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ جب ان سے جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے آپ سے قرآن کا دور کرتے تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باد بہاری سے زیادہ خلق اللہ کی نفع رسانی میں زیادہ سخی تھے۔'' (فتح الباری)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''قرآن کریم کا دور آپ میں غنائے نفسی زیادہ کر دیا کرتا تھا اور غنائے نفسی ہی جود وسخا کا سبب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں رمضان کا مبارک مہینہ اللہ تعالیٰ کی خیر رسانی کا زمانہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اپنے بندوں پر اس مہینہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے' اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا اتباع کرتے تھے' غرض یہ سب چیزیں آپ کو سخی سے سخی تر بنا دیتی تھیں۔'' (فتح الباری)

اور اس حدیث سے جو فوائد حاصل ہوئے' ان کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے' جن میں سے چند درج ہیں: (۱) ہر زمانہ میں جود وسخا سے متصف رہنا چاہیے (۲) رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہونا چاہیے (۳) اہل صلاح و تقویٰ سے ملاقات کا فائدہ بھی حاصل کرنا چاہئے کہ ان کی ملاقات سے اخلاق فاضلہ میں اضافہ ہو (۴) رمضان میں قرآن کریم سب سے زیادہ تلاوت کرنا چاہئے (۵) قرآن کریم سب سے افضل ذکر ہے کیونکہ اگر اس سے افضل کوئی ذکر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اختیار فرماتے۔'' (فتح الباری)

غرض اللہ تعالیٰ کی صفت ''ربوبیت'' اور جود وسخا کا مظہر قرآن کریم اس ماہ مبارک میں نازل ہوا' جس کی شان خود قرآن نے بتلائی:

''جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق وباطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔'' (البقرہ)

یہاں قرآن کریم نے خود اپنا تعارف کرایا ہے اور تین لفظ استعمال فرمائے ہیں' جن میں اپنی حقیقت آشکار کردی ہے۔ پوری کائنات اور یہ عالم رنگ و بو اللہ تعالیٰ کی صفات ربوبیت کا مظہر ہے' اس کائنات کا ایک ایک ذرہ زبان حال سے اس کی ربوبیت کی گواہی دے رہا ہے' انسان کو خلافت ربانی کے خلعت سے سرفراز فرمانا تھا' اس لئے اس کی تخلیق سے پہلے اس کے جسم کی بقا اور نشوونما کا انتظام فرمایا' چنانچہ اس کائنات کو وجود بخشا' اس کے لئے زمین کا بستر تیار کیا' آسمان کی نیلگوں چھت بنائی' مہ و خورشید کو مسخر کیا' پہاڑوں اور دریاؤں کو اس کے کام میں لگایا' غرض اس کے مادی منافع اور راحت جسم و جان کے لئے ہر آسائش مہیا کی' لہٰذا ناممکن تھا کہ انسان کی روح کی تربیت اور نشوونما کے لئے سامان ہدایت اس رب کریم و رحیم کی طرف سے نہ آتا' جبکہ جوہر انسانیت یہی "روح انسان" ہے' اس لئے اس نے اپنی صفت ربوبیت کا دوبارہ مظاہرہ فرمایا اور انسان کی ہدایت کے لئے آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے اور ان کتابوں اور صحیفوں کی تعلیم کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے' انسانی ہدایت کا یہ سلسلہ انسان کے آغاز وجود سے ہی جاری ہے اور رشد و ہدایت کا بحر بیکراں تاریخ انسانی کی ابتدا سے ہی رواں دواں ہے۔ اسی صفت ربوبیت کے چشمہ فیاض سے حضرت آدم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے' حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہدایت و موعظت کے نوشتے اترے' اسی کے فیض سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی' یہ آسمانی کتابیں اپنے اپنے زمانہ کے لئے ہدایت و نور کے مینار تھیں' سعید روحوں نے انہی سے دامن کو بھرا اور مراد کو پہنچیں' شقی انسانوں نے اس سے روگردانی کی اور بارگاہ الٰہی سے دور کردیئے گئے۔

صفت ربوبیت کا یہ چشمہ فیاض اس ماہ رمضان میں ہی موجزن ہوا اور انسانی ہدایت کی آخری کتاب نازل ہوئی' اللہ تعالیٰ کا یہ وہ آخری پیغام ہے کہ اس کے بعد پھر کوئی پیغام آنے والا نہیں ہے' اس لئے اس میں ہدایت ربانی کا آفتاب اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ جلوہ فرما ہے' اسی حقیقت کو "ھدی للناس" کہہ کر واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پچھلی امتوں پر ہدایت و رہنمائی کے لئے آسمانی کتابیں نازل فرمائی ہیں' یہ کتاب بھی اسی جنس کی ہے' ہدایت ہونے میں اس میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے' یہ کتاب بھی اپنے اندر ہدایت اور رہنمائی کی ساری اقدار لئے ہوئے ہے' پھر "بینات من الھدیٰ و الفرقان" کہہ کر اس کتاب عظیم کا دوسری کتابوں سے امتیاز بیان فرمایا کہ دوسری آسمانی کتابوں اور اس کتاب میں یہ فرق ہے کہ اس میں ہدایت ربانی کھلے کھلے اور واضح دلائل و براہین کے ساتھ موجود ہے' اس لئے اس عظیم الشان نعمت ہدایت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی فرض کیا گیا جو قرآن کی تشکیل میں اس نے ہمیں عطا فرمائی ہے' حقیقت یہ ہے کہ ایک شکر گزار انسان کے لئے کسی نعمت کی شکر گزاری اور کسی احسان کے اعتراف کی بہترین صورت اگر ہوسکتی ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مقصد کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ تیار کرے جس کے لئے عطا کرنے والے نے وہ نعمت عطا کی ہو' قرآن کریم ہم کو اس لئے عطا کیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کا راستہ جان کر اس پر چلیں اور ہدایت ربانی کو اپنے قلب میں پوری طرح جذب کریں' پھر اس کے بعد پوری دنیا کو اس پر چلائیں' اس مقصد عظیم کے لئے ہم پر اس مبارک مہینہ میں تین عبادتیں رکھی گئیں: (۱) روزہ (۲) تراویح (۳) اعتکاف' اس صحبت میں صرف روزہ اور قرآن کا تعلق بیان کیا جاتا ہے۔

اس اہم ترین عبادت کے بارے میں قرآن کریم نے بھی بتلایا کہ یہ قدیم ترین عبادت ہے اور پچھلی امتوں پر بھی فرض رہتی ہے' چنانچہ فرمایا گیا:

"اے ایمان والو! تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا' توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ گے۔" (البقرہ)

آیت کریمہ میں فرضیت روزہ کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ عبادت پچھلی امتوں پر بھی فرض رہی ہے' اس لئے امت محمدیہ' جس کے سر پر امت عالم کا تاج رکھا گیا ہے' وہ کس طرح اس عبادت اور اس کے ثمرات سے محروم رہ سکتی تھی' پھر اس کی حکمت بتلائی گئی کہ روزہ کی حکمت یہ ہے کہ تم تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہو کر شہادت علی الناس کا فریضہ ادا کرو۔ اس آیت کے ذیل میں امام رازی قفال مروزی سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس اہم عبادت کا مکلف بنایا تو دیکھو کہ اس عبادت کو کس طرح آسان فرمادیا' پہلے تو یہ کہا کہ یہ عبادت تم پر نئی فرض نہیں کی جارہی بلکہ تم سے پہلے ساری امتیں اس عبادت کی مکلف تھیں' اور جب کوئی مشکل چیز عام ہوجائے تو

ختم نبوۃ

وہ آسان ہو جاتی ہے' پھر روزہ کی فرضیت کی حکمت ظاہر فرمائی کہ روزہ تقویٰ حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے' اگر روزہ تم پر فرض نہیں ہوتا تو یہ مقصد عظیم فوت ہو جاتا' اس کے بعد فرمایا کہ روزے بھی چندون کے ہیں' اگر ساری عمر یا سال کے اکثر حصے میں روزہ فرض ہوتا تو تم مشقت میں پڑ جاتے' بعد ازاں فرمایا کہ روزہ کی اہم عبادت کو سال کے بہترین زمانہ میں رکھا یعنی رمضان کے مہینہ میں' جس میں قرآن کریم جیسی کتاب نازل فرمائی' آخر میں فرمایا کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کرنا' اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکو تو صحت ہو جانے کے بعد یا سفر ختم ہو جانے کے بعد اس کی قضا ضرور کر لینا' اس طرح بیان کرنے سے بھی مشقت کا ازالہ فرمایا کہ تم کو روزہ کے سلسلہ میں سفر یا مرض کی صورت میں افطار کی اجازت دی' اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل بے حد وحساب ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عبادت کے بہت سے گوشے واضح فرمائے ہیں' ایک حدیث میں آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرماتے ہیں:

''ہر نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا تک دیا جاتا ہے سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

یہ حدیث رسول متعدد طرق سے متفرق الفاظ کے ساتھ مروی ہے' حافظ عراقی نے ''تخریج احیاء'' میں اس کے مختلف الفاظ بھی نقل فرمائے ہیں' ہم نے جو الفاظ نقل کئے ہیں یہ صحیح بخاری میں بروایت ابوہریرہؓ مروی ہیں' حدیث کا پہلا جملہ تو واضح ہے' دوسرے جملہ پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ساری ہی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں' وہ کونسی خصوصیت تھی کہ روزہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی؟ اس سلسلہ میں علامہ مرتضیٰ زبیدیؒ نے چند اقوال نقل کئے ہیں جن کی تلخیص درج ذیل ہے:

۱:......کھانے پینے سے بے نیازی حق تعالیٰ کی شان ہے' بندہ جب روزہ رکھتا ہے تو اللہ کی اس صفت سے کچھ مشابہت حاصل کرتا ہے' اس لئے فرمایا گیا کہ روزہ میرا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

۲:......نماز' سجدہ' رکوع' ذکر' صدقہ سے غیر اللہ کی بندگی' بت پرستوں یا گمراہ فرقوں نے بھی کی لیکن روزہ سے غیر اللہ کی بندگی نہیں کی گئی' کبھی نہیں سنا گیا یا دیکھا گیا کہ کسی بت پرست یا گمراہ نے اپنے بت یا بزرگ کے نام پر روزہ رکھا ہو' اس لئے فرمایا گیا کہ روزہ میرا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

۳:......اگر کوئی کسی کا حق غصب کرے یا تکلیف وایذا دے اور دنیا میں اس کا حق ادا نہ کرے یا معاف کرائے بغیر مر جائے تو اللہ تعالیٰ ظالم سے اس کی نماز' عبادات اس کے ظلم کے بدلہ میں دلوائیں گے' البتہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو کسی کے حق کے بدلہ میں نہیں دیا جائے گا' اس لئے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی۔

۴:......عام عبادات اور طاعات کا قانون یہ ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس میں یہ قانون نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اپنی جود وسخا کا اظہار فرماتا ہے اور روزہ دار کو بے حد وحساب اجر دیتا ہے' وجہ ظاہر ہے کہ روزہ صبر ہے اور صبر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''صبر کرنے والوں کو بے حد و حساب اجر دیا جائے گا۔''

۵:......کھانا پینا ترک کرنا ملائکہ کی صفت ہے' اس لئے جب بندہ روزہ رکھتا ہے تو ان کی صفت سے متصف ہو جاتا ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ فرشتوں سے نہیں دلوائے گا بلکہ خود دے گا۔

۶:......یہ نسبت شرف وتکریم کی بنا پر ہے' جیسے کہا جاتا ہے بیت اللہ' کعبۃ اللہ' ناقۃ اللہ وغیرہ۔

۷:......نماز' روزہ' حج وغیرہ ظاہری اشکال رکھتے ہیں' مگر روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کی کوئی ظاہری شکل نہیں ہے' اس لئے اس میں ریا کاری کا شائبہ نہیں ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی' چنانچہ بیہقی اور ابو نعیم کی روایت میں اس کی تصریح بھی ہے کہ روزہ میں دکھلاوا نہیں ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرا ہے' میں ہی اس کا بدلہ دوں گا'' بندہ میری وجہ سے ہی اپنے کھانے پینے کو چھوڑتا ہے۔

۸:......صوم (روزہ) کسی چیز سے رک جانے یا کسی چیز کے بلند ہو جانے کو کہتے ہیں۔ دن جب چڑھ جاتا ہے تو اس وقت اہل عرب کہا کرتے تھے ''صام النہار'' روزہ بھی دوسری عبادات وطاعات سے ممتاز ہے اور بلندی ورفعت میں بے مثل ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی۔

اس حدیث کی شرح کے آخر میں کہتے ہیں کہ یہ چند اقوال ہیں جو میں نے علما کے کلام سے جمع کئے ہیں' خطیب نے شرح منہاج میں ذکر کیا ہے کہ میں نے اس حدیث کی شرح میں مختلف اقوال شمار کئے تو ان کو پچاس سے زیادہ پایا' سبکیؒ نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے اچھا قول سفیان بن عیینہؒ کا ہے کہ

قیامت کے روز حقدار بندے سے چمٹ جائیں گے اور اپنا حق مانگیں گے اور اعمال ان کے حقوق کے عوض جائیں گے سوائے روزہ کے کہ وہ نہیں جائے گا۔

علامہ زبیدی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ قول ہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہے۔ (شرح احیاء)

ایک اور مرسل حدیث میں آپ نے فرمایا:

"ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔" (شرح احیا)

نزول قرآن اور اللہ تعالیٰ کی صفت جود کی وجہ سے اس ماہ مبارک کی شان یہ ہے کہ:

"جب رمضان کا مہینہ داخل ہوجاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے طالب! آ' اور شر کے طالب! رک جا۔" (شرح احیا)

علامہ زبیدی نے کتاب الشریعت سے اس حدیث کے ذیل میں ایک دقیق تقریر نقل کی ہے' اس کی تلخیص یہ ہے:

رمضان کی آمد سے روزہ کا زمانہ شروع ہوجاتا ہے' اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے کیونکہ جنت ایک مستور چیز ہے اور روزہ بھی ایک مخفی عبادت ہے' جس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ جہنم کے دروازے بند کرلیتا ہے اور جب دروازے بند ہوگئے تو اس کی گرمی اور بڑھ گئی' اسی طرح روزہ دار جب روزہ رکھتا ہے تو اس کے جہنم کے دروازے بھی بند ہوجاتے ہیں' شیاطین بند کردیئے جاتے ہیں' شیطان بعد عن اللہ کا مظہر ہے' اس کے برخلاف روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی صفت صمدانی کا قرب حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس عبادت کا بھی کوئی مثل نہیں ہے' لہٰذا یقیناً روزہ دار کو اس ہستی کا قرب حاصل ہوگا جس کے حق میں فرمایا ہے: "اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے" اور جب اس کو اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل ہوگیا تو یقیناً اس کے حق میں تو شیطان بند کردیئے گئے۔ (شرح احیاء)

روزہ کے فوائد کے بارے میں شیخ ابن ہمام لکھتے ہیں:

روزہ نفس امارہ کو سکون دیتا ہے' نفس امارہ آنکھ' زبان' کان' شرم گاہ کے ذریعہ جو گناہ کراتا ہے' روزہ اس کی تیزی کو کم کرکے گناہ کو کم کردیتا ہے' اسی لئے کہا گیا ہے کہ نفس جب بھوکا ہوتا ہے تو تمام اعضا کا پیٹ بھر جاتا ہے اور جب نفس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو تمام اعضا بھوکے ہوجاتے ہیں۔

روزہ سے قلب میں صفائی پیدا ہوتی ہے کیونکہ قلب کا میل کچیل زبان' آنکھ' کان کے فضلوں سے بڑھ جاتا ہے اور جب یہ اعضا صاف ہوجائیں گے تو قلب میں بھی صفائی پیدا ہوگی۔ روزہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے فقرا و مساکین پر رحمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب وہ بھوکا پیاسا رہے گا تو بھوکے پیاسے لوگوں کی تکلیف کا احساس اس کو ہوجائے گا' اس کے علاوہ فقرا و مساکین کی موافقت بھی روزہ میں ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت بشر حافی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سخت سردی کا زمانہ تھا' حضرت بشر کو اس شخص نے دیکھا کہ سردی سے کانپ رہے ہیں اور عبا کھونٹی پر لٹکی ہوئی ہے' اس شخص نے کہا کہ سخت سردی ہے آپ عبا کیوں نہیں پہن لیتے؟ کھونٹی پر لٹکانے کا یہ وقت نہیں ہے' آپ نے فرمایا کہ میرے بھائی! فقیر بہت ہیں اور میں اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ سب کے لئے کپڑے فراہم کرکے ہمدردی کروں' اس لئے میں ان کی موافقت کرکے اپنے جذبہ ہمدردی کو تسکین دے رہا ہوں۔ (فتح القدیر)

الغرض روزۂ رمضان کے ذریعہ تزکیہ باطن' نفس کی طہارت اور روح کی بالیدگی حاصل ہوتی ہے اور ایک بندہ مومن کے لئے سال بھر کی روحانی غذا مہیا ہوجاتی ہے' حق تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا ہوجاتا ہے' اللہ کی رضا کے لئے اپنی خواہشات کو چھوڑ دینے کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے' ملائکہ کے ساتھ مشابہت نصیب ہوتی ہے اور انسانی ہمدردی' غریبوں کی خیرخواہی' ناداروں پر شفقت اور کمزوروں کی دستگیری جیسے اعلیٰ انسانی اخلاق نکھر جاتے ہیں' اور نزول قرآن کے بھی تمام مقاصد ہیں۔ ☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
ASJ
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP: 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR.
MITHADER, KARACHI. PHONE: 75... -7531133

ختم نبوۃ

قادیانی عزائم پر ایک نظر

قادیانی کرۂ ارض کی وہ مخلوق ہے جس کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ اپنے علاوہ ہر مذہب کے پیروکاروں کے مذہبی جذبات مجروح کرنا قادیانیوں کا شعار ہے۔ اسلام نے کسی مذہب کے پیشوا یا اس کی متبرک ہستیوں کی توہین کی اجازت نہیں دی' لیکن قادیانی مذہب کو اٹھا کر دیکھ لیجئے! مجال ہے جو کسی مذہب کا پیشوا ان کی توہین آمیز زبان کی گرفت سے بچ نکلا ہو' اس پر طرہ یہ کہ قادیانیوں کا یہ خیال ہے کہ ان کے تمام ترکرتوت پر کوئی ان سے باز پرس کرنے والا نہ ہو۔ خیر باز پرس تو ایک طرف رہی' مسلمانوں نے صرف یہ عرض کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نہ کہا کریں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں دوبارہ مبعوث ہوئے' قادیانیوں نے جواب میں یہ کہا کہ یہ کہنے سے روکنا ہمارے مذہبی حقوق کو غصب کرنا' ہماری آزادی پر قدغن لگانا اور انسانی حقوق کی توہین ہے' مسلمانوں نے کہا کہ ایسا کہنے سے ہمارے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں' قادیانیوں نے اس کی کوئی پروا نہ کی' مسلمانوں نے عرض کیا کہ جناب کلمہ طیبہ تو اسلام کی پہچان ہے' آپ اپنے لئے کوئی اور کلمہ وضع کرلیں' جیسا کہ دیگر مذاہب نے اپنے شعار اسلام سے الگ رکھے ہیں' قادیانیوں نے کہا کہ جی کلمہ طیبہ کے تو ہم بیج لگائیں گے' اس لئے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں ''محمد'' سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو دوسرا جنم لے کر مکہ کے بجائے اب قادیان میں پیدا ہوئے ہیں' مسلمانوں نے کہا کہ یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے' قادیانیوں نے اس پر وہ شور ڈالا کہ الامان والحفیظ' اور یہ کہا کہ آپ ہمارے بنیادی انسانی حقوق چھین رہے ہیں۔

دیکھئے! ان تمام حقائق کے باوجود حکومت نے چاہا کہ از خود کوئی فیصلہ کرنے کے بجائے قادیانیوں کے عقائد کی روشنی میں ان کے بارے میں فیصلہ کا اختیار عوامی نمائندوں کو دیا جائے' چنانچہ قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی یا بالفاظ دیگر عدالت کا درجہ دیا گیا' قادیانیوں کی دونوں بڑی شاخوں یعنی لاہوریوں اور ربوہ گروپ کے عقائد سنے گئے' ان پر جرح کی گئی اور اس کی روشنی میں قومی اسمبلی نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ عقائد تو کسی طور پر مسلمانوں کے عقائد نہیں' اس لئے قادیانی غیر مسلم ہیں لیکن اقلیتوں کی طرح ان کا تحفظ کیا جائے گا اور انہیں ان کے حقوق دیے جائیں گے' مسلمانوں نے کہا کہ بصد شوق! قادیانیوں نے جواب میں کہا: نامنظور! ہم اس کو مسترد کرتے ہیں۔

آگے چلتے ہیں! قادیانیوں کے حوالے سے ان تمام شعائر اسلام کے بارے میں جنہیں قادیانی دین اسلام اور مسلمانوں کی تضحیک کے لئے استعمال کرتے تھے' حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ قادیانی مسلمانوں کے شعائر استعمال کرنے کے بجائے خود اپنے شعائر تصنیف کرکے استعمال کیا کریں تاکہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح نہ ہوں' قادیانیوں نے کہا کہ ہم پاکستان کے ایسے کسی قانون کو نہیں مانتے جو ہمیں ایسا کرنے سے روکے' دیکھئے! دنیا کا ہر قانون یہ کہتا ہے کہ کسی کے جذبات' خواہ مذہبی ہوں یا اخلاقی' مجروح کرنا جرم ہے' آپ اپنے عقائد پر عمل کریں' عبادت کریں' لیکن دوسروں کے جذبات کو مجروح نہ کریں' اگر قادیانیوں کے کسی عمل سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں تو اسے خلاف قانون قرار دینا سراسر عقلمندی ہی تو تھی' اس پر قادیانیوں کا اعتراض کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا وہ چاہتے ہیں کہ وہ نبیوں کا مذاق اڑائیں اور ملکی قانون چپ چاپ تماشہ دیکھتا رہے؟

خیر آگے چلئے! سابق اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب جناب نذیر غازی راوی ہیں کہ ایک دفعہ انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر ان کے پاس آئیں' دوران گفتگو غازی صاحب کو اطلاع دی گئی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اکرم طوفانی ملاقات کے لئے آئے ہیں'

عاصمہ جہانگیر فوراً کہنے لگیں: ''غازی صاحب! مجھے مولانا طوفانی سے بچائیں۔'' غور فرمایئے! مولانا طوفانی ابھی کمرے میں پہنچے نہیں' عاصمہ جہانگیر کو کچھ کہا نہیں' لیکن ایک معزز سرکاری عہدیدار کو متاثر کرنے' علما سے بدظن کرنے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے گویا علما انہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں' اس قسم کے فرضی خیالات قادیانیوں کے دلوں میں وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہتے ہیں اور وہ نہ صرف یہ کہ عوام الناس کے سامنے بلکہ عدالتوں کے سامنے بھی اس کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ قادیانیوں نے کوئٹہ کے کپڑوں کے ایک تاجر جناب تاج محمد صاحب سے فرضی باتیں منسوب کرکے انٹرنیٹ پر دیدیں اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ گویا وہ قادیانیوں کے درپے آزار ہیں اور انہیں نقصان پہنچا کر خوش ہوتے ہیں اور سرخی اس کے اوپر یہ لگائی کہ ''مولانا تاج محمد'' یہ کہتے ہیں۔

دور کیوں جایئے! مولانا احمد میاں حمادی کی مثال سامنے ہے' بے چارے عقیدۂ ختم نبوت سے عشق رکھتے ہیں' ان کا کہنا صرف یہ ہے کہ قادیانی جہاں رہتے ہیں رہیں' لیکن عقیدۂ ختم نبوت کا مذاق نہ اڑائیں لیکن ان بے چارے کو خواہ مخواہ ایسا ہوّا بنا کر عوام الناس' عدلیہ اور انتظامیہ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے گویا وہ قادیانیوں کو کچا چبا جانا چاہتے ہیں' حالانکہ واقفین حال جانتے ہیں کہ وہ تو ایک سیدھے سادے عمر رسیدہ سفید ریش بزرگ ہیں اور بس۔

مولانا موصوف نے کبھی یہ نہیں کہا کہ قادیانی جہاں کہیں ملے مسلمان ان کو قتل کردیں' ظاہر ہے کہ عدالتیں ہی فیصلہ کریں گی' لیکن قادیانی اپنی طرف سے یہ بات گھڑی اور اب اسے مولانا موصوف کی طرف منسوب کرکے عدالتوں اور عوام الناس کو گمراہ کررہے ہیں۔ مولانا موصوف سے ایک کیس کے سلسلے میں قادیانی وکیل نے اپنے روایتی دجل و فریب کا مظاہرہ کرتے ہوئے سوال کیا کہ قادیانیوں کو تکلیف دینا آپ کے نزدیک اجر و ثواب ہے؟ اسی طرح قادیانیوں کو قتل کرنا آپ کے نزدیک اجر و ثواب کی بات ہے؟ جواب صرف ہاں یا نہیں میں دینا ہے۔ اب آپ ہی انصاف فرمایئے! کسی شخص سے ایسے سوالات کرنا روا ہے جو بغیر وضاحت کے ادھورے اور نامکمل ہوں؟ اگر کوئی کہے کہ قادیانی پاکستان کے غدار ہیں' ملکی آئین کو نہیں مانتے' قانون توڑنا اپنا حق سمجھتے ہیں' ملک کے ایٹمی راز اور دیگر حساس معلومات پاکستان کے دشمن ممالک کو منتقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناقابل بیان گستاخیاں کرتے ہیں (جس کی تفصیل بحوالہ جات عدالت عظمیٰ اور ماتحت عدالتوں کے فیصلوں نیز ملکی اخبارات میں بھی شائع ہوچکی ہے) تو آپ اپنے دل اور پاکستانی قانون سے پوچھئے کہ اس کی سزا قتل ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص' فرقہ' جماعت یا مذہبی گروہ ملکی سلامتی کے خلاف اقدامات میں ملوث ہو تو کیا اسے کالعدم قرار دینا اور اس کے اراکین کو ملکی سلامتی کو نقصان پہنچانے کے جرم میں سزا دینا رائج الوقت قانون نہیں؟ اگر کوئی شخص اس رائج الوقت قانون کی حمایت کرے اور اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کرے تو یہ پاکستانی قانون کے احترام اور اس شخص کی حب الوطنی کی علامت نہیں تو اور کیا ہے؟ یہی معاملہ حمادی صاحب کا ہے لیکن کیا کیجئے کہ ''دیوانگی میں ہر چیز الٹی نظر آتی ہے'' قادیانیوں کو حمادی صاحب کی حب الوطنی بھی زہر لگتی ہے اور انہیں اس سے بھی خدا واسطے کا بیر ہے اور وہ یہ ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ حمادی صاحب ہمیں مروائیں گے' یہی کہہ کر یہ لوگ اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر ہر جگہ فوائد حاصل کرنے کی کوششیں کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ جرمنی' برطانیہ' کینیڈا اور دیگر ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنا قادیانیوں کا مقصود ہے' ورنہ انہیں خود بھی معلوم ہے کہ حمادی صاحب تو ایک چوزہ بھی نہیں مرواسکتے وہ قادیانیوں کو کیا مروائیں گے اور پاکستان کی پچپن سالہ تاریخ میں ایک قادیانی بھی تو اس طرح نہیں مارا گیا بلکہ اہم ملکی عہدوں پر قادیانی تعینات رہے ہیں' پورے پاکستان میں قادیانی تقریباً تمام شہروں میں رہتے ہیں اور سکون سے رہتے ہیں' ٹنڈو آدم اور شہداد پور کے درمیان قادیانیوں کے ایک سے زائد گاؤں آباد ہیں اور خود شہداد پور' سانگھڑ اور ٹنڈو الہ یار میں جگہ جگہ قادیانی نہ صرف یہ کہ اطمینان سے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں بلکہ تبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کو مرتد بنانے میں بھی مصروف ہیں۔ ان میں سے کسی قادیانی نے بھی حمادی صاحب ایسی بے ضرر شخصیت سے خطرہ ظاہر نہیں کیا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ چناب نگر (سابقہ ربوہ) ار میر پور خاص وغیرہ میں رہائش پذیر قادیانیوں کو آکر ایسا کون سا خطرہ لاحق ہوگیا؟ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ قادیانیوں کو مروانا ہی تھا تو پھر عدالتوں سے رجوع کرنے اور ۱۹۸۶ء سے لے کر آج تک مسلسل عدالتوں کے چکر لگانے کا کیا مقصد تھا؟ یہ سب کچھ آئین اور قانون کی بالادستی اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لینے ہی کے لئے تو کیا جارہا ہے۔

حکومت کی تمام ایجنسیاں موجود ہیں لیکن آج

تک قادیانیوں کو مروانے تو کجا دھمکی دینے کی کوئی شکایت بھی حمادی صاحب یا پاکستان کے دیگر علماً کے خلاف قادیانیوں کی جانب سے ریکارڈ نہیں کرائی گئی۔ کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ جو الزامات ان حضرات پر لگائے جاتے ہیں یہ اس سے بری ہیں؟

حمادی صاحب' تاج محمد صاحب یا مولانا طوفانی صاحب کی نسبت ایسی بے سروپا باتوں کو منسوب کرنے اور انہیں عدالتوں میں' انٹرنیٹ پر یا دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پیش کرکے پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا دراصل قادیانیوں کی روایتی بدفطرتی اور ان کے سیاسی عزائم کی نشاندہی کرتا ہے جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا تھا اور وہ عزائم ہیں اسلام اور مسلمانوں کو ہر محاذ پر نقصان پہنچانا' پاکستان چونکہ اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا اور اسے اسلام کا قلعہ سمجھا جاتا ہے' اس لئے اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے اور اس کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کے لئے قادیانی ہر محاذ پر مسلمانوں کے مقابلہ پر خود کو مظلوم بنانے کا پرچار کریں گے ورنہ اگر حقائق کی روشنی میں دیکھا جائے تو قادیانیوں سے بڑھ کر مراعات پاکستان میں کسی طبقہ حتیٰ کہ مسلمانوں کو بھی حاصل نہیں' اس لئے عدلیہ اور انتظامیہ کو ریکارڈ کرانے کے لئے ہم قادیانیوں سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ اپنی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں کو فی الفور ترک کردیں اور عقائد کے لحاظ سے اگر خود کو مسلمان کہلوانے کے اتنے ہی خواہاں ہیں تو پھر صحیح اسلامی عقائد اختیار کریں' یہی ان کے لئے دونوں جہانوں میں خیر و برکت کی ضمانت ہے۔

............☆☆

کراچی میں تین قادیانیوں کا قبول اسلام

کراچی (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں تین افراد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ ان نومسلموں کے نام طاہر وڑائچ' راشدہ مصطفیٰ اور مقصود احمد ہیں۔ طاہر وڑائچ اور راشدہ مصطفیٰ آپس میں میاں' بیوی ہیں جبکہ مقصود احمد راشدہ مصطفیٰ کے سگے بھائی ہیں۔ اس موقع پر ان تینوں نے اپنے سابقہ مذہب قادیانیت سے توبہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس بات کی حلفیہ شہادت دیتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد تاقیامت کسی کو تشریعی' غیر تشریعی' ظلی یا بروزی کسی قسم کی نبوت نہیں ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص عقیدۂ ختم نبوت کا انکار یا دعوائے نبوت کرے' خواہ بالواسطہ یا بلاواسطہ یا تاویل کے ساتھ' ایسا شخص زندیق کافر مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون' کذاب' دجال' کافر مرتد اور زندیق تھا اور وہ اپنے دعوائے مجددیت' مہدویت' مسیحیت' نبوت اور رسالت میں سراسر جھوٹا تھا' اور اس کے ماننے والے' خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی کافر زندیق' مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے بعد ان کا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق امت محمدیہ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ محمد انور' فضل احمد وارثی اور ندیم بھی موجود تھے۔

قصور میں قادیانی کا قبول اسلام

قصور (نمائندہ خصوصی) ضلع قصور کے قصبہ جمبر کلاں کے نزدیک گلستان ملز میں طاہر بشیر اعوان نامی ایک قادیانی نوجوان نے گزشتہ دنوں مولانا خالد محمود اور مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی کی مسلسل کوششوں کے بعد قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ قبول اسلام کے بعد انہوں نے اوکاڑہ میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اور قائدین سے ملاقات کی۔ قائدین اور کارکنوں نے انہیں حوصلہ دیا اور ختم نبوت کا لٹریچر اور ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک پڑھنے کی تاکید کی۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے' خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صراف بازار میٹھادر کراچی نمبر۲
PHONE 745080

ختم نبوۃ

آخری قسط

قادیانی جماعت کے نام کھلا خط

مولانا مفتی محمد امتیاز

ہم مرزا صاحب کے پیروکاروں سے یہ بھی پوچھتے ہیں کہ جن مرزائیوں نے مرزا صاحب کی تاریخ پیدائش مرزا صاحب کی تحریر کردہ تاریخ کے برخلاف پہلے لکھی ہے اور مرزا صاحب کو پیدا ہونے سے قبل ہی پیدا کیا ہے وہ اپنے نبی پر جھوٹ باندھنے کی وجہ سے جہنمی بن گئے یا نہیں؟

نیز ہم یہ بھی پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو تاریخ پیدائش لکھی ہے وہ سچ ہے یا وہ تاریخ صحیح ہے جو مرزا صاحب کے خلفاً اور تابعین نے لکھی ہے؟

س:۸: محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی میں مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے یا نہیں؟ یہ پیشگوئی اور اس کا پورا نہ ہونا ذیل میں لکھا جاتا ہے، اس کو پڑھ کر یہ فرقہ ضالہ جواب دے کہ اس پیشگوئی میں بھی مرزا صاحب دوسری پیشگوئیوں کی طرح رسوا ہوئے یا نہیں؟

مرزا صاحب فرماتے ہیں:

”میری اس (محمدی بیگم سے متعلق) پیشگوئی میں ایک نہیں بلکہ چھ دعوے ہیں:

اول: نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔

دوم: نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقینی زندہ رہنا۔

سوم: پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔

چہارم: اس لڑکی کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا۔

پنجم: اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔

ششم: پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کے بعد تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا' اب آپ ایمان سے کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرا اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کیا ایسی پیشگوئی سچ ہونے کی حالت میں انسانی فعل ہوسکتا ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۵ ج ۵ شہادۃ القرآن ص ۶۵ تبلیغ رسالت ص ۱۱۵ ج ۳)

اس پیشگوئی کے بارے میں چند اہم معلومات یہ ہیں:

۱:.....مرزا صاحب نے فروری ۱۸۸۸ء میں محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی کی۔

۲:.....محمدی بیگم کا نکاح سلطان احمد بیگ سے ۱۷/اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا۔

۳:.....محمدی بیگم کے والد احمد بیگ ۳۰/ستمبر ۱۸۹۲ء کو فوت ہوئے۔

۴:.....محمدی بیگم کے شوہر سلطان احمد ۱۹۴۸ء میں فوت ہوا۔

۵:.....محمدی بیگم بحالت اسلام ۱۹/نومبر ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ لاہور میں فوت ہوئیں۔

۶:.....مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں بمرض ہیضہ مرگیا۔

قارئین کرام! ہم مرزائی فرقہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ پیشگوئی تمام اجزاء کے ساتھ پوری ہوئی؟ کیا محمدی بیگم کا شوہر اڑھائی برس کے عرصہ میں مرگیا یا مرزا قادیانی کے مرنے کے چالیس سال بعد تک زندہ رہا؟ کیا محمدی بیگم مرزا کی حیات میں بیوہ ہوگئی تھیں؟ کیا مرزا قادیانی محمدی بیگم کے بیوہ ہونے کے انتظار میں ان کے غم فراق کی تاب نہ لاسکتے ہوئے سلطان احمد سے پہلے ہی نہیں چل بسا؟

مرزائیوں کے قرآن یعنی تذکرہ کے صفحہ ۲۲۸ اور صفحہ ۲۸۳ پر ہے: "انا زوجنا کھا" یعنی ہم نے

تیرا نکاح اس سے کردیا۔ مرزا صاحب کے بقول اس وحی میں صاف آ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نکاح محمدی بیگم سے کردیا۔ ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی یہ آسمانی بیوی سلطان احمد بیگ کے پاس کیسے چلی گئی؟ اور مرزا کیونکر اپنی آسمانی منکوحہ سے محروم ہوا؟ کیا مرزا نے اللہ تعالیٰ پر یہ بہت بڑا بہتان نہیں باندھا؟ اور اپنے قول: ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے' ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوٗروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔'' (خزائن ص۲۹۲ ج۲۱) کے مطابق مرزا قادیانی بدذات' کتا' سوٗر اور بندر بلکہ ان سب سے بدتر ٹھہرا یا نہیں؟

تذکرہ صفحہ ۲۲۲ پر مرزائی الہام ووحی کے الفاظ یہ ہیں: ''انا مہلکوا بعلہا کما اہلکنا اباہا ورادوہا الیک'' یعنی ہم (اللہ تعالیٰ) محمدی بیگم کے خاوند کو ہلاک کریں گے جس طرح اس کے باپ کو ہلاک کیا اور محمدی بیگم کو تیری طرف لوٹائیں گے۔

قارئین کرام! کیا مرزا کا یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء نہیں؟

بتایئے اگر اللہ تعالیٰ محمدی بیگم کے شوہر سلطان احمد بیگ کے مرنے اور محمدی بیگم کے لوٹانے کا فیصلہ کرچکے ہوتے تو پھر سلطان احمد سے پہلے مرزا قادیانی محمدی بیگم سے نکاح کئے بغیر اس کی حسرت دل میں لئے کیوں مرتے؟ ظالم نے نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے تمام ناجائز حربے استعمال کئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پر بھی افتراء کیا۔

مرزائیو! اندھی تقلید چھوڑ دو' اور اس خبیث الفطرت' کافر اور مرتد کو مرتد و زندیق کہہ کر امت مسلمہ کے نظریات وعقائد کو قبول کرو اور اپنی عاقبت کو تباہی سے بچاؤ۔

س:۹: یہ سب کو معلوم ہے کہ نبی کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے' کیونکہ وعدہ خلافی بہت بڑا گناہ ہے' حدیث میں علامات منافق میں سے ایک علامت ''اذا وعد خلف'' یعنی وعدہ خلافی کو قرار دیا گیا ہے' جبکہ مرزا صاحب نے وعدہ خلافی کی وہ مثالیں قائم کی ہیں' جن کو کوئی شریف انسان تصور بھی نہیں کرسکتا' ہم صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا اور پوری پچاس جلدوں کی قیمت لوگوں سے پیشگی وصول کرکے اس کتاب کی صرف پانچ جلدیں لکھیں' جب کسی نے اعتراض کیا کہ وعدہ پچاس کا تھا اور لکھیں صرف پانچ' تو جواب میں کہنے لگا کہ اول پچاس جلدیں لکھنے کا ارادہ تھا مگر اب صرف پانچ پر اکتفا کیا ہے کیونکہ پچاس اور پانچ میں صرف صفر کا فرق ہے۔ مرزائیو! بتاؤ اس وعدہ خلافی سے مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نہیں؟

س:۱۰: یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ سچا نبی کتابیں تصنیف نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر کتابیں نازل ہوتی ہیں' مگر مرزا صاحب نے چوراسی کتابیں لکھی ہیں۔ کیا نبی کسی کتاب کا مصنف ہوتا ہے؟ کیا مرزا جی کی نبوت کچھ ایسی نرالی نبوت تھی کہ ایسی نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے آج تک سوائے مرزا جی کے کسی اور کو نہیں ملی؟ اگر مرزا کی نبوت کچھ انوکھی قسم کی نبوت ہے تو اس نبوت کی تخصیص مرزا کے ساتھ کیوں ہے؟ وہ کون سی صفات اور کمالات ہیں جن کی وجہ سے مرزا صاحب والی نبوت ملتی ہے؟ کیا یہ صفات وکمالات مرزا صاحب کے علاوہ کسی اور میں کبھی نہیں پائے گئے؟ اگر کسی دوسرے میں بھی یہ صفات تھیں تو پھر انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیوں نہیں کیا؟

س:۱۱: سچا نبی جس جگہ فوت ہوتا ہے اسے اسی مقام پر دفن کیا جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے: ماقبض اللہ تعالیٰ نبیا الا فی موضع الذی یجب ان یدفن فیہ (ترمذی) یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے اپنے مقبول بندوں یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کو اسی مقام میں موت دیتے ہیں جہاں ان کے دفن کو پسند کرتے ہیں۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کی عادت مبارکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ تو یہ ہے' مگر مرزا چونکہ نبوت کا جھوٹا مدعی تھا اس لئے اس کے ساتھ اس کے الٹ معاملہ ہوا۔ وہ لاہور میں ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بمرض ہیضہ فوت ہوا اور پھر ریل گاڑی میں لاد کر قادیان لاکر وہاں اسے دفن کردیا گیا۔

فرقہ مرزائیہ سے ہمارا سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہوا؟ کیا اس معاملہ سے مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نہیں؟ کیا اس کے ساتھ حدیث کے برخلاف معاملہ ہونا اس کے جھوٹے مدعی نبوت ہونے کو ظاہر نہیں کرتا؟

س:۱۲: قرآن کریم کہتا ہے: ''قالت ربی انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر قال کذلک اللہ یخلق مایشاء'' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے ہیں مگر مرزا قادیانی اس کا انکار کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا قرار دیتا ہے اور صرف یہی

نہیں بلکہ ان کے بھائی بہنوں کا بھی تذکرہ کرتا ہے‘ مرزا لکھتا ہے:

”وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں‘ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دو حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدس سمجھتا ہوں کہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں‘ اور مریم وہ نشان ہیں جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا‘ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔“

(کشتی نوح ص۱۶)

مرزا قادیانی ازالہ اوہام میں لکھتا ہے:

”حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے۔“

(روحانی خزائن ص۲۵۴ ج۳)

ہم مرزائی امت سے پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا قرآن کریم کی صریح آیات کے انکار کے لئے نبی بن کر آئے تھے؟ کیا قرآن و حدیث اور اجماع امت کا انکار کرنے والا نبی ہوسکتا ہے؟

س:۱۳: پارہ نمبر۳ سورۂ آل عمران آیت نمبر ۴۹ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات (یعنی مٹی سے پرندے بنا کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑانا‘ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شفا اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ) کا ذکر صراحتاً موجود ہے‘ مگر مرزا صاحب نے ان سب کا انکار کیا ہے‘ لکھتا ہے:

”عیسائیوں نے بہت سے آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“ (روحانی خزائن ص۲۹۰ ج۱۱)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

”غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونکیں مار کر سچ مچ جانور بنا دیتا تھا‘ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوا تھا۔“

(روحانی خزائن ص۲۶۳ ج۳)

مرزائی فرقہ سے ہم سوال کرکے پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا کو نبوت اس کام کے لئے دی گئی تھی کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کا انکار کرکے ان کی توہین کرے اور قرآن کریم کی صریح آیات کی تکذیب کرے؟ بتایئے! انبیاء کرام علیہم السلام کے صریح اور قطعی معجزات کا انکار کفر ہے یا نہیں؟

س:۱۴: جہاد کا انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ کیا احادیث سے قرب قیامت تک جہاد کرنا ثابت نہیں؟ کیا جہاد قرآن کریم کا حکم قطعی نہیں؟ لیکن مرزا قادیانی انگریز کو خوش کرنے کی خاطر اس حکم کا انکار کرتا ہے‘ لکھتا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

مرزائیو! کیا غیر تشریعی نبی بھی شریعت کو منسوخ کرسکتا ہے؟ قرآن کی ایک آیت یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایک حدیث اس حکم جہاد کے التواء اور نسخ پر پیش کرو؟ ورنہ مرزا پر لعنت بھیج دو۔

س:۱۵: مرزا صاحب کہتے ہیں:

”ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات و حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو‘ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔“ (ملفوظات احمدیہ جدید ص۷۲ قدیم ص۲۱۴ ج۲)

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام پر مباحثہ ادنیٰ سی بات ہے‘ تو پھر مرزائی اسی عنوان پر بحث کرنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں؟ اگر کوئی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا تو قائل ہو‘ پر مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور نبی نہ مانتا ہو تو ایسا شخص مرزائیوں کے ہاں مسلمان ہے یا کافر؟ اسی طرح اگر کوئی نبوت کو جاری مانتا ہے لیکن مرزا کو نبی نہیں مانتا تو اس کا کیا حکم ہے؟ اگر وفات اور اجرائے نبوت کے قائل ہونے کے باوجود مرزا پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے وہ کافر ہے تو کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ بحث کا اصل موضوع مرزا کی ذات ہونا چاہئے؟ جب اصل موضوع مرزا کی ذات ہی ہے تو مرزائی ٹولہ اس موضوع پر بحث کے لئے تیار کیوں نہیں ہوتا؟

قارئین کرام! ان سوالات کے تسلی بخش جوابات ملنے پر ہم مزید سوالات پیش کریں گے‘ لیکن ہمیں یقین کامل ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا لیکن یہ ٹولہ ان ۱۵ سوالوں کا جواب نہ دے سکے گا۔

(ختم شد)

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوت

یوم ختم نبوت کانفرنس پشاور کی رپورٹ

حسب سابق امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے زیراہتمام چوک قصہ خوانی میں یوم ختم نبوت کے موقع پر ۷/ستمبر ۲۰۰۲ء کو یوم ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے گزشتہ ۲ ماہ میں ۱۴۰ مساجد میں رد قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کے موضوعات پر مختصر اوقات کے پروگرام کئے گئے اور اس سلسلے میں تقریباً ۵۰ ہزار روپے کی مالیت کا لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا بالآخر ۷/ستمبر کو یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جو کہ حسن انتظام وترتیب کا بہترین نمونہ تھی۔ حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان' رہبر طریقت وشریعت' حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت کی وجہ سے جلسہ پر انوار و برکات کا ہالہ ہر شریک کانفرنس نے محسوس کیا۔ اس کانفرنس میں جمعیت علماءِ اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو بھی شریک ہونا تھا لیکن ان کی لاہور میں گرفتاری اور تاخیر سے رہائی کی وجہ سے وہ اس کانفرنس میں شریک نہ ہوسکے۔ کانفرنس کی ابتدا حضرت امیر مرکزیہ کی اجازت سے تلاوت کلام پاک سے کی گئی۔ تلاوت کی سعادت قاری فضل خالق نعمانی وقاری کامران پشاوری نے حاصل کی۔ ہدیہ نعت قاری عبدالمجیب نے پیش کیا جلسے کا پہلا خطاب مفتی محمود الحسن مبلغ مجلس راولپنڈی کا ہوا۔ مفتی صاحب نے بہترین انداز میں قادیانیت کا رد کیا اور خاتم المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مدلل مختصر بیان کیا۔ دوسرا خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشرواشاعت حضرت مولانا حافظ محمد اکرم صاحب طوفانی مدظلہ کا ہوا۔ مولانا طوفانی نے براعظم یورپ خصوصاً انگلینڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد پر بھرپور خطاب کیا اور حالیہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کی تیاری اور کامیابی کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا' جس سے شرکائے کانفرنس میں دینی ولولہ بیدار ہوا اور زبان خلق پر تکبیر رب "نعرۂ تکبیر" کی صورت میں گونجی اور جلسہ گاہ "تاجدار ختم نبوت زندہ باد" کے نعروں سے گلزار بن گئی۔ طوفانی صاحب کے خطاب کے بعد ہدیہ نعت بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا اکرام اللہ جان قاسمی صاحب ناظم نشرو اشاعت پشاور نے قراردادیں پیش کیں' جن کی تائید تمام شرکائے اجلاس نے ہاتھ اٹھا کر کی۔ اس کے بعد مولانا نورالحق نور صاحب ناظم اعلیٰ مجلس (پشاور) نے شاہین ختم نبوت مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا کو دعوت خطاب دی۔ مولانا اللہ وسایا نے حضرت امیر مرکزیہ سے اجازت لے کر اپنی تقریر کی ابتدا کی اور ختم نبوت کے مسئلہ میں الہامی دلائل کا انبار لگا دیا۔ آپ کا خطاب سوز دروں کا آئینہ دار تھا۔ آپ نے وطن عزیز میں انتظامیہ کی جانب سے قادیانیوں کی سرپرستی' آئینی خلاف ورزیوں پر خاموشی اور کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کے تقرر پر گہرے دکھ کا اظہار کیا اور اس رویہ کی بھرپور مذمت کی۔ مولانا اللہ وسایا نے ان سیاسی جماعتوں کی مذمت کی جنہوں نے قادیانیوں کو حالیہ انتخابات میں پارٹی ٹکٹ دیئے اور ایک سیاسی جماعت کا نام لے کر کہا کہ اس نے پنجاب میں ایک قادیانی مرتد (انعام باری) کو بحیثیت مسلمان پارٹی کا ٹکٹ دیا ہے جو سراسر آئین کی خلاف ورزی اور حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی نہ صرف ناموس رسالتؐ کے دشمن ہیں بلکہ وطن عزیز پاکستان کے بھی دشمن ہیں' یہ مذہب کے نام پر ایک سیاسی ٹولہ ہے جس کے سیاسی عزائم میں سے ایک اہم منصوبہ اکھنڈ بھارت کا قیام ہے جس کے تحت خدانخواستہ وطن عزیز پاکستان کی آزاد اور جداگانہ حیثیت ختم کرکے پھر اسے ہندوستان میں شامل کرنا ان کے ایجنڈے میں شامل ہے جس کا ثبوت تاریخی دستاویزات ہیں۔ انہوں نے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی حمایت چھوڑ دے کیونکہ اللہ رب العزت کبھی بھی اپنے محبوب خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں اور ان کے حمایتوں کو معاف نہیں کرتا۔ آخر میں انہوں نے اہل پشاور کو یوم ختم نبوت کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد دی اور انہیں ترغیب دی کہ وہ تحفظ ختم نبوت کے کام کے لئے اپنا تن' من' دھن قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔ آخر میں حضرت امیر مرکزیہ نے دعا فرمائی جس میں تمام امت کی کامیابی' اسلام کے غلبے' پاکستان کی حفاظت اور ختم نبوت کے کام کی توفیق کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اللہ رب العزت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی تمام دعائیں امت محمدیہ کے لئے قبول فرمائے۔ آمین۔

قصور میں ختم نبوت کانفرنس کا کامیاب انعقاد

قصور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد انوار التوحید میں ایک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا' جس میں تلاوت قاری عبدالمجید نے کی۔ کانفرنس کی صدارت حاجی محمد شفیع نے کی اور جبکہ نگرانی قاری مشتاق احمد رحیمی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت قصور نے کی۔ منتظم اعلیٰ میاں محمد معصوم انصاری اور حاجی شبیر احمد مغل اور سعید اور اللہ دتہ مجاہد کے علاوہ متعدد حضرات نے اس کی کامیابی میں حصہ لیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں اگر کسی بھی حکومت نے ترمیم کرنے کی کوشش کی تو میں سب سے پہلے ترمیم کے خلاف آواز اٹھاؤں گا۔ اللہ دتہ مجاہد قصوری نے کہا کہ ملکی دفاع اور دینی دفاع بغیر جہاد کے ناممکن ہے اور قادیانیوں کے نزدیک جہاد حرام ہے' اس لئے ہمارا صدر پرویز مشرف سے یہ مطالبہ ہے کہ مرزائیوں کو اعلیٰ عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے تھے۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا۔ آج اگر تحفظ ناموس رسالت کے قوانین میں ترمیم کی سوچ رکھنے والے اور مدعیان نبوت کی سرپرستی کرنے والے موجود ہیں تو غازی علم الدین شہید کے پیروکار بھی موجود ہیں۔ اگر قادیانیوں کے خلاف کئے گئے آئینی فیصلوں کو کالعدم قرار دینے کا سوچا بھی گیا تو قادیانیوں کے خلاف فیصلہ کن تحریک چلے گی۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کے دوران کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہوتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت نہیں چل سکتی۔ اسی طرح قادیانیوں کے اس استدلال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ" نبوت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے' اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی تو گویا اللہ کی رحمت بند ہوگئی" مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ نبوت واقعی اللہ کی رحمت ہے اور تمام انبیاء رحمت تھے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں' جس طرح تمام روشنیوں کی انتہاء سورج پر ہوتی ہے اسی طرح تمام نبوتوں کی انتہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتی ہے۔ مجلس علماء اہلسنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی نے اپنے مخصوص انداز سے قرآن کی تلاوت کر کے مسحور کیا۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ جماعت رضائے الٰہی کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کفر کا مقابلہ کر رہی ہے' چاہے وہ کفر قادیانیت کی صورت میں ہو یا یوسف کذاب یا گوہر شاہی فتنہ کی شکل میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی مل کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ممبر بن کر کام کرنا چاہئے۔

توہین رسالت کی مذمت

جھنگ (نمائندہ خصوصی) جھنگ کے ممتاز علمائے کرام کا ایک نمائندہ اجلاس حضرت مولانا مفتی ولی اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں امریکہ میں توہین رسالت پر مبنی فلم کی نمائش کی پرزور مذمت کی گئی۔ اجلاس کو اس واقعہ کی تفصیل سے آگاہ کیا گیا اور اس حوالے سے اخبارات میں شائع ہونے والی خبر پڑھ کر سنائی گئی۔ تمام شرکائے اجلاس نے اس واقعہ کی مذمت کی اور یہ طے پایا کہ جمعہ میں تمام مساجد میں قرارداد مذمت پاس کی جائے اور اسی عنوان پر تقاریر کی جائیں اور یہ قراردادیں صدر پاکستان' وزیر داخلہ' گورنر پنجاب' ہوم سیکریٹری پنجاب اور وزیر دفاع کو بذریعہ ڈاک بھی ارسال کی جائیں۔

نیز یہ بھی طے کیا گیا کہ علماء کا ایک نمائندہ وفد ضلعی ناظم اور ایس ایس پی جھنگ سے مل کر انہیں اس واقعہ اور اس کے ردعمل میں پاس کی جانے والی قرارداد سے آگاہ کرے گا اور ان سے یہ مطالبہ کرے گا کہ ہمارا یہ احتجاج صوبائی و مرکزی حکومت تک پہنچایا جائے۔ اجلاس میں جو حضرات شریک ہوئے ان میں مولانا ذوالفقار علی نقشبندی' مولانا غلام حسین' مولانا محمد یٰسین' قاری یار محمد' مولانا ابوعبید محمد رمضان' مولانا محمد الیاس' مولانا محمد مقبول' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد سرور خان' مولانا علیم الدین قصوری' میاں عبدالغفار' مولانا عبدالحمید' مولانا گل احمد' مولانا فاروق احمد اور دیگر شامل تھے۔

قرارداد مذمت

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ نبوت فیصل آباد کے زیر اہتمام شہر کی مختلف مساجد میں علمائے کرام اور مسلم عوام کی جانب سے ایک قرارداد مذمت منظور کی گئی' جس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر مبنی فلم کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ ۱۱/ستمبر کے دن امریکہ میں توہین رسالتؐ پر مبنی فلم نمائش کے لئے پیش کی گئی' جس کے خلاف امریکی مسلمان مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ ہم بھی اس فلمی کی نمائش کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور مسلمانان امریکہ کو اس کے خلاف اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا کہ اس واقعے سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں' اور عالم اسلام بڑے افسوس اور جذبات کا اظہار کر رہا ہے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت اپنے سفارتی ذرائع کے ذریعے امریکی حکومت سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ یہ جرم کرنے والوں کو فی الفور سزا دے اور ایسی فلم پر پابندی لگا کر عالم اسلام کو مطمئن کرے۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مولانا محمد ثانی حسنیؒ

وہ شافع مدینہ ہیں' ہوں لاکھوں سلام ان پر
ہر دل کا سکینہ ہیں' ہوں لاکھوں سلام ان پر

وہ شافع محشر ہیں' وہ ساقی کوثر ہیں
نازِ مہ و اختر ہیں' ہوں لاکھوں سلام ان پر

سرکار دو عالم ہیں' ہر ایک کے ہمدم ہیں
وہ نازشِ آدم ہیں' ہوں لاکھوں سلام ان پر

ہر ایک غلام ان کا' عالی ہے مقام ان کا
ہر لب پہ ہے نام ان کا' ہوں لاکھوں سلام ان پر

وہ اعظم و افضل ہیں' وہ اکرم و اکمل ہیں
وہ احسن و اجمل ہیں' ہوں لاکھوں سلام ان پر

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ